ગુજરાત રાજ્યના શિક્ષણવિભાગના પત્ર-ક્રમાંક
મશબ/1215/178/છ, તા. 24-11-2016-થી મંજૂર

عمرانیات

جماعت 12

સમાજશાસ્ત્ર (ઉર્દૂ) - ધોરણ 12

عہد نامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

રાજ્ય સરકારની વિનામૂલ્યે યોજના હેઠળનું પુસ્તક

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر-10-A، گاندھی نگر-382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر

اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

مشیر مضمون

ڈاکٹر چندریکا بہن راوَل

تصنیف - تالیف

ڈاکٹر سارِیکا بہن دَوے (کنوینر)
ڈاکٹر جنک بھائی جوشی
ڈاکٹر شیلجا بہن دھرو
ڈاکٹر کوشِک آر. شُکل
ڈاکٹر آنند کے. آچاریہ
ڈاکٹر پنکج بھائی پٹیل
ڈاکٹر بھوپیندر بھائی جے. برہم بھٹّ
شری اَجیت کمار بی. پٹیل

ترجمہ

جناب زیڈ. جی. شیخ
محترمہ عِشرت فاطمہ بخاری

ترجمہ پر نظرِ ثانی

محترمہ شریف النساء قاضی
جناب اختر شاہ شیخ

اصلاحِ زبان

جناب غلاب فرید شیخ

ترتیب

شری چراغ ایچ. پٹیل
(منڈل کے سبجیکٹ کوآرڈینیٹر - علمِ طبیعات)

اشاعت ترتیب

شری ہرین پی. شاہ
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر، اکیڈمک)

طباعت ترتیب

شری ہریش ایس لمباچیا
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر - پروڈکشن)

پیش لفظ

قومی نصابات کے تحت گجرات سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے نئے نصابات تیار کیے ہیں۔ یہ نصابات گجرات سرکار کے ذریعے منظور کیے گئے ہیں۔

گجرات سرکار کے ذریعے منظور کردہ **جماعت 12 عمرانیات مضمون** کے نئے نصاب کے مطابق تیار کردہ درسی کتاب کو طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے منڈل مسرت محسوس کرتا ہے۔

اس درسی کتاب کو شائع کرنے سے قبل اس کے مسودے کی اس سطح پر تعلیمی کارگزاری انجام دینے والے مدرسین اور ماہرین کے ذریعے کُلّی طور پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مدرسین اور ماہرین کی ہدایات ومشوروں کے مطابق مسودے میں مناسب ترمیمات واضافے کرنے کے بعد یہ درسی کتاب شائع کی گئی ہے۔

زیرِ نظر درسی کتاب کو دلچسپ، کارآمد اور خامیوں سے پاک بنانے کے لیے پورا پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم تعلیم میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے ذریعے حاصل ہونے والے اس درسی کتاب کی صفات میں اضافہ کرنے والے مفید مشورے ہمیشہ قابلِ قبول ہوں گے۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 04-11-2019

ایکزیکیٹیو صدر
گاندھی نگر

پہلی طباعت - 2017 طباعت نو - 2020

ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل - 'وِدیاین'، سیکٹر 10-A، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔

طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا فرض ہوگا کہ وہ:

(الف) آئین پر کار بند رہے۔ اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلا، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اُن کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لِسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی مِلی جُلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے۔ اور بہتر بنائے اور جانوروں کی جانب محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی ملکیت کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ڈ) والدین یا سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچّوں کو لازماً تعلیم کا موقع فراہم کریں۔

---

* بھارت کا آئین: دفعہ 51-الف

فہرست

.1	بھارت میں آبادی میں تنوع اور قومی اتحاد	1
.2	بھارتی ثقافت اور سماج	10
.3	درج فہرست ذات (SC)، درج فہرست قبائل (ST) اور دیگر پسماندہ طبقے (OBC)	23
.4	خواتین کی اختیارکاری (وُومن امپاورمنٹ)	36
.5	تبدیلی کے سماجی - ثقافتی تعملات	47
.6	عوامی ذرائع ترسیل (ماس میڈیا) اور سماج	57
.7	سماجی تحریک	66
.8	بھارت میں پنچایتی راج	73
.9	سماجی اصول کی خلاف ورزی، نوعمر بدراہی اور نوجوانوں کا اضطراب	84
.10	سماجی مسائل	94
•	ضمیمہ 1 سے 3	108

کتاب کے بارے میں

حکومتِ گجرات کے منظور شدہ سماجیات موضوع پر 11 ویں درجہ کے بعد 12 ویں درجہ کے تیار کردہ نصاب کے مطابق تیار کی گئی اِس درسی کتاب کی تصنیف کا ہمیں جو موقع ملا ہے، اس پر ہم خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں۔

ہمارا یہ مقصد ہے کہ بھارتی سماج اور اس کے مختلف پہلوؤں اور مسائل وغیرہ سے طلباء واقف ہوں اور اُنہیں سماجیات کے نقطہ نظر سے سمجھیں۔ دُنیا میں بھارتی سماج آبادی کے لحاظ سے چین کے بعد دوسرا مقام رکھتا ہے۔ لیکن وہ اُس میں موجود تنوع کے ساتھ یکجہتی کی نئی راہ دکھاتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ طلباء بھارتی ثقافت اور مختلف گروہ جیسے کہ دیہی، شہری اور آدی باسی کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ بھارت میں پایا جانے والا مذہبی تنوع تمام مذاہب کے ساتھ رواداری کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

ذات برادری پر مبنی طبقوں کی تشکیل بھارتی سماج کی خصوصیت ہے۔ طلباء بھارت اور گجرات میں پائے جانے والے مختلف ذات برادری کے گروہوں جیسے کہ دلِت، آدی باسی اور دیگر پسماندہ طبقوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے حکومت کی طرف سے ملنے والے مختلف فائدے، فلاحی منصوبوں اور پروگراموں سے واقف ہوں گے تو اُن کی زندگی میں مفید ثابت ہوں گے۔ بھارت میں تقویتِ نسواں کا عمل آہستہ آہستہ تیز ہوتا جارہا ہے۔ اس سے متعلق علمی معلومات سماج کی متوازن ترقی کے لیے ضرور ہی کارآمد ہوگی۔ اِس کے لیے تبدیلی اور سماجی-ثقافتی تعملات سے طلباء کو باخبر کرنا ہی چاہیے۔ موجودہ دور میں ترسیل کے عوامی ذرائع - ماس میڈیا مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ سماج میں اپنے حقوق کے بارے میں بیداری آگئی ہے اور اگر انسانی حقوق حاصل نہ ہوں تو مختلف قسم کی تحریکیں بھی برپا ہوتی ہیں۔ سماج میں اصلاح اور انقلاب کے لیے تحریکوں کا رول اہم رہا ہے۔ بھارت دیہی گروہوں سے بنا ہوا ملک ہے۔ دیہی گروہوں کی سماجی ترقی اور سربراہی کے لیے پنچایتی راج کا کردار اہم ہے۔ پنچایتی راج کا سہ سطحی ڈھانچہ اور اس کے سماجی اثرات وغیرہ کی معلومات سے مستقبل میں طلباء دیہی ترقی کے لیے مستعد ہوں گے۔ بھارت میں نوجوان سماجی اصولوں کی خلاف ورزی نہ کریں، اُنہیں مختلف مسائل کے بارے میں علمی معلومات مہیا ہو اِس مقصد سے نوعمر بدراہی، نوجوانوں کا اضطراب، غیر یکساں جنسی تناسب، ایچ.آئی.وی. ایڈز، نشہ آور اشیاء کی لت وغیرہ مسائل کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

اِس کتاب کی تصنیف میں ہر مصنّف نے کافی محنت کی ہے۔ ساتھ بیٹھ کر بحث ومباحثہ میں حصّہ لیا ہے۔ ہم نے 12 ویں درجہ کے طالب علم کو سامنے رکھ کر تمام اسباق لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اِس کے لیے کتابوں کے تمام مصنفین اور معلومات مہیا کرنے والے حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ اِس کام میں ہمیں پرامرشن کرنے والے حضرات کی طرف سے جو مشورے دستیاب ہوئے ہیں، بڑے مفید ثابت ہوئے ہیں۔ کتاب کی ترتیب میں ڈائریکٹر صاحب اور پروجیکٹ کوآرڈینیٹر کی جانب سے تعاون ملا ہے، اس کے لیے ہم جذبۂ شکر کا اظہار کرتے ہیں۔

12 ویں درجہ کے طلباء سماجیات کی چند بنیادی حقیقتوں کو سمجھیں اِس خیال سے اِس درسی کتاب کو آسان طرز پر لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سماجیات کے موضوع کو دلچسپ بنانے کے لیے مثالیں، تصویریں، سبق کے آخر میں مشق اور سرگرمی کی صورت میں دی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ کتاب طلباء کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ آگے کی پڑھائی اور کارکردگی کے لیے بھی بنیاد بنے گی۔ اِس کتاب سے متعلق آپ کی رائے اور مشوروں کا استقبال کیا جائے گا۔ ۔مصنّفین

1 بھارت کی آبادی میں تنوع اور قومی اتحاد

تمہید

پیارے طلبہ، گیارہویں جماعت کی عمرانیات کی درسی کتاب میں آپ نے عمرانیات کی ابتدائی معلومات حاصل کی۔ آپ سب کو اب یہ سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ ہندوستانی سماج کو سمجھنے کے لیے ہندوستان کی آبادی کی شاخت کے بارے میں جاننا کتنا ضروری ہے، اِس کے علاوہ بھارتی سماج کو سمجھنے کے لیے مختلف سماجی اداروں کو جاننا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ یہ سبھی ادارے الگ الگ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے گہرے طور سے جڑے ہوئے ہیں، جو بھارتی سماج کی اپنی انفرادی خصوصیت ہے۔

عزیز طلبہ، اگر آپ اپنی جماعت میں دیکھوگے تو آپ کو ہر طالب علم الگ الگ مذہب اور ذات کا ملے گا۔ ایسا مذہبی اور ذات کا تنوع ہونے کے باوجود بھارت ایک متحد ملک ہے۔

بھارتی سماج میں مشرق-مغرب اور شمال-جنوب ہر حصہ میں لوگوں کا رہن-سہن، طرزِ زندگی، لباس، معاشی سرگرمیاں، رسم ورواج، تیوہار، جشن، زبان، مقدس مقامات وغیرہ میں کئی قسم کا تہذیبی تنوع دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ تہذیبی تنوع اور وراثت ہمیں بھارت کے شہری ہونے پر فخر کا احساس دِلاتے ہیں۔ اِن تمام باتوں کو ہم اس سبق میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

سب سے پہلے ہم آبادی کے مفہوم اور تنّوع کو سمجھیں۔

آبادی کا مفہوم

سماج کے تسلسل کے لیے انسانی آبادی کا ہونا ضروری ہے۔ سماج میں افراد کی تعداد یعنی انسانی تعداد کو انسانی آبادی کہا جاتا ہے۔ آبادی کے بغیر سماج نہیں ہو سکتا۔ سماج کو اپنا وجود اور تسلسل برقرار رکھنے کے لیے آبادی کا تحفظ ضروری ہے۔ آبادی کا تحفظ سماج کی بنیادی اور ہمہ گیر سماجی ضرورت ہے۔ پیدائش، موت اور منطقلی ہونے پر آبادی کا قد منحصر ہے۔ آبادی کا قد اور ڈھانچہ سماج پر اثر کرتا ہے۔ آبادی کی ساخت کو آبادی کا ڈھانچہ بھی کہا جاتا ہے جس میں عمر گروہ، جنسی تناسب، دیہی-شہری امتیازات وغیرہ چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ مذہب، زبان، ذات پر مبنی درجہ بندی وغیرہ پر منحصر آبادی کے اعداد وشمار سماجی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ آبادی اور سماج ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔

آبادی میں تنوع

کسی بھی ملک یا سماج میں آبادی کا تنوع نظر آتا ہے۔ مثلاً عمر گروہ، جنسی تناسب، دیہی-شہری تناسب، خواندگی، مذہبی گروہ، زبانی گروہ، مختلف ذاتی گروہ، پیدائش کا تناسب، موت کا تناسب، مہاجر لوگوں کا تناسب وغیرہ۔

آبادی کے تنوع کی بنا پر سماج کی اقتصادی خوشحالی کی تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اِس کے علاوہ منصوبہ بندی اور ترقی میں آبادی سے متعلق اعداد وشمار ضروری بن جاتے ہیں۔

مقامی درجے سے لے کر عالمی درجے تک ہر شعبے میں آبادی میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ہم یہاں اُن کے کچھ نکات کو بھارت اور گجرات کے حوالہ سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

مذہبی تنوع :

عزیز طلبہ، ہم سب جانتے ہیں کہ بھارت پُر تنوع ملک ہے۔ اِس تنوع میں مذہبی تنوع بھی نظر آتا ہے۔ دنیا کے مختلف مذاہب کے پیرو بھارت میں آباد ہیں۔ ہر مذہب اپنے ضوابط رکھتا ہے نیز مقدس مقامات، مقدس مذہبی کتابیں، مذہبی تیوہار، عقائد وغیرہ کے مطابق اپنا طرزِ زندگی تشکیل دیتا ہے۔

بھارت میں ہر مذہب میں بھائی چارے کے جذبے کا پیغام موجود ہے۔ مذہبی تنوع کی وجہ سے سبھی بھارتی ہر مذہب کے تیج تیوہار میں حصہ لے کر اتحاد کے جذبہ کو پھیلاتے ہیں۔

بھارت اور گجرات میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے تناسب پر نظر ڈالیں :

بھارت اور گجرات میں مختلف مذاہب کے لوگوں کا تناسب (فیصد)، 2011

نمبر	مذہب	شرح (فیصد)	
		بھارت	گجرات
1	ہندو	79.80	88.57
2	اسلام	14.23	9.67
3	عیسائی	2.30	0.52
4	سِکھ	1.72	0.10
5	بُدھ	0.70	0.05
6	جین	0.37	0.96
7	کوئی مذہب نہیں	0.24 (قلیل)	0.10
8	دیگر	0.66	0.03

(حوالہ : مردم شماری، بھارت سرکار، 2011)

مندرجۂ بالا جدول کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ بھارت میں ہندوؤں کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ اس لیے اسے اکثریتی گروہ بھی کہتے ہیں۔ جب کہ اقلیتی گروہوں میں سے مذہبِ اسلام کے ماننے والوں کی آبادی زیادہ ہے۔ ''کوئی مذہب نہیں'' میں اُن لوگوں کا شمار ہوتا ہے جو کسی مذہب میں نہیں مانتے۔

گجرات کے اعداد وشمار کی طرف نظر کریں تو اس میں بھی تقریباً بھارت کے مذہبی اعداد وشمار جیسی حالت نظر آتی ہے۔ ہندوؤں کی آبادی سب سے زیادہ اور اقلیتی گروہوں میں مسلمانوں کی آبادی سب سے زیادہ دکھائی دیتی ہے۔

پیارے طلبہ، تعلیمی سال کے دوران آپ سبھی مذاہب پر منحصر عوامی چھٹیوں کا جو مزہ اٹھاتے ہو نا! یہی بات مذہبی اتحاد ظاہر کرتی ہے۔

مردوزن تناسب میں تنوع:

اب ہم آبادی کے تنوع کو سمجھنے کے لیے مردوزن تناسب کے بارے میں بحث کریں گے۔ کسی بھی سماج کے قد کو سمجھنے کے لیے مردوزن تناسب کی سمجھ ضروری ہے۔ سماج کے اٹوٹ حصے کے مانند مردوزن کی آبادی سے متعلق معلومات اس سماج کی متوازی آبادی کی طرف اشارہ کرتی ہے، یعنی کسی بھی ملک میں مردوزن کا یکساں تناسب ہونا ضروری ہے۔ اِس تناسب میں عدم تعاون پیدا ہوتو اُس سے آبادی سے متعلق کئی مسئلے کھڑے ہوسکتے ہیں۔

بھارت جیسے ترقی پزیر ملک نیز گجرات جیسی متحرک ریاست کے مردوزن تناسب پر نظر ڈالیں:

بھارت اور گجرات میں مردوزن تناسب - 2011

ملک/ ریاست	مجموعی آبادی کی تعداد (فی صد)	مرد	زن
بھارت	121,08,54,977 (100%)	62,37,24,248 (51.51%)	58,64,69,174 (48.49%)
گجرات	6,04,39,692 (100%)	3,14,91,260 (52.10%)	2,89,48,432 (47.90%)

(حوالہ: مردم شماری - بھارت سرکار، 2011)

مندرجۂ بالا جدول کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ بھارت کثیر آبادی والا ملک ہے۔ جس میں مردوزن کے تناسب میں غیر یکسانیت دیکھی جاسکتی ہے۔ مردوں کے مقابلے عورتوں کا تناسب کم ہے۔

گجرات میں مردوزن کے تناسب میں قومی تناسب کی طرح ہی فرق پایا جاتا ہے۔

پیارے طلبہ، آپ جانتے ہیں اس کے مطابق ہر 1000 مردوں پرعورتوں کی تعداد کتنی ہے، اس پر سے جنسی تناسب (Sex-Ratio) معلوم کیا جاسکتا ہے۔ بھارت میں مختلف ریاستوں میں پایا جانے والا جنسی تناسب ضمیمہ-1 میں درج ہے۔

ضمیمہ-1 کے مطابق 2011 کی مردم شماری کے مطابق بھارت میں اوسط جنسی تناسب 940 ہے۔ سب سے اونچا جنسی تناسب ریاست کیرالا میں 1084 ہے۔ سب سے کم جنسی تناسب دیو اور دمن کے مرکزی اقتدار کے ماتحت علاقہ میں 618 ہے۔ گجرات میں اس کی شرح 918 ہے۔

بھارت میں سب سے زیادہ آبادی والی ریاست اتر پردیس ہے جس میں ملک کی کل آبادی کے 16.49 فی صد لوگ آباد ہیں، جب کہ سب سے کم آبادی والی ریاست اُتر اکھنڈ ہے جس میں ملک کی مجموعی آبادی کے 0.84 فی صد لوگ آباد ہیں۔

ثقافتی تنوع :

دنیا میں امتزاج اور تسلسل کی بہترین مثال ہے بھارتی تہذیب۔ تاریخی نکتۂ نظر سے دیکھیں تو موہن جودڑو اور ہڑپا کی تہذیب سے لے کر موجودہ دور تک بھارتی سماج تہذیبی تنوع سے بھرا ہے۔ ویدوں کا زمانہ، ویدوں کے زمانے سے قبل زمانہ، دورِ وسطیٰ، برطانوی حکومت اور آزادی کے ہر دور میں ثقافتی سرگرمیوں سے یہ ملک سرگرم رہا ہے۔ مختلف ادوار کے حاکموں کے ذوق وشوق، تجارت یا انتظام کے لیے ہجرت کر کے آنے والے مختلف گروہوں کی طرز زندگی کی وجہ سے بھارت میں روایات سے جدید دور تک گوناں گوں تہذیب ہمیشہ پنپتی رہی ہے۔

بھارت میں شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب یعنی کشمیر سے کنیا کُماری اور کولکاتہ سے کچھ تک پورے بھارت کی سرحدوں کو شامل کرنے والے وسیع رقبہ میں علاقائیت کی بنیاد پر ثقافتی تنوع نظر آتا ہے۔ علاقے کی تہذیب اپنی الگ چھاپ دکھاتی ہے۔ ساتھ ہی دوسری تہذیب میں ساجھے دار بننے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لیے تہذیبی اتحاد مضبوط بنتا ہے۔ بھارتی سماج کا تہذیبی تنوع پوری دنیا میں مشہور ہے۔

پورے بھارت میں تہذیبی تنوع تیوہار، غذا، لباس، زندگی گزارنے کے طریقے، زبان وغیرہ کئی شکلوں میں دیکھا جاسکتا ہے جو حسبِ ذیل ہے :

تیوہار : تمام بھارت کی ریاستوں اور مرکزی حکومت کے ماتحت علاقوں میں ہر علاقے کے تیوہار اور جشن بڑی دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں۔ دیوالی، ہولی، دسہرا، عید الفطر، ناتال، نوروز (پٹیتی)، گرُ پرب وغیرہ مذہبی تیوہاروں کے علاوہ کھیتی کی فصل کا استقبال کرنے والے تیوہار جیسے کہ آسام کا بیہو، تمل ناڈو کا پونگل، کیرالا کا اونم، شمالی بھارت میں بیساکھی وغیرہ میں لوگ جوش وخروش کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ بُدھ پورنیا اور مہاویر جینتی بھی جوش وخروش کے ساتھ مناتے ہیں۔

زبان : دوستو! بھارت میں زبان اور بولی میں تو تنوع ہے ہی یہ آپ کہاں نہیں جانتے ؟ آپ سب جانتے ہو کہ بھارت میں 22 زبانیں آئینی درجہ رکھتی ہیں، جس میں اسمی، بنگالی، بوڈو، ڈوگری، گجراتی، ہندی، کنڑ، کشمیری، کوکنی، میتھیلی، ملیالم، منی پوری، مراٹھی، نیپالی، اُڑیا، پنجابی، سنسکرت، سنتھالی، سِندھی، تمل، تلگُو اور اُردو وغیرہ زبانوں کا شمار ہوتا ہے۔

زبان تہذیب کو زندہ رکھتی ہے۔ ساتھ ہی زبان کا تنوع بھارت کی اپنی الگ پہچان ہے۔ پیارے طلبہ! آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ مختلف زبانوں کے ساتھ بولیاں بھی ہیں۔ گجراتی زبان میں کہا جاتا ہے کہ ''بارگاوے بولی بدلائے'' جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہر بارہ میل پر بولی بدل جاتی ہے۔

لباس : بھارتی لباسوں میں بھی تنوع نظر آتا ہے۔ لباس سے علاقائی پہچان بنتی ہے، مثلاً پنجاب کا پنجابی یا گجرات کی گجراتی۔ ساڑی پہننے کا طریقہ علاقائی پہچان بتاتا ہے۔ اسی طرح مذہب پر منحصر لباس بھی تہذیبی اختلافات میں اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً بُرقع، رِدا، پگڑی وغیرہ۔

غذا : علاقے کے مطابق اناج کی پیداوار کا اثر غذا پر پڑتا ہے یہ فطری بات ہے۔ ساحل سمندر پر چاول اور مچھلی آسانی سے حاصل ہوتے ہیں لہٰذا یہاں مچھلی اور چاول اہم غذا ہیں۔ علاقائی غذا تنوع پیدا کرتی ہے۔ مثلاً پنجابی، گجراتی، ساؤتھ انڈین فوڈ وغیرہ۔ مذہبی نظریہ بھی غذا میں تنوع پیدا کرتا ہے جیسے کہ جَین بھاجی پاؤ، سوامی نارائن تھالی وغیرہ۔ اب تو علاقائی غذا نے اپنی بین الاقوامی پہچان بنالی ہے ایسا کہا جاسکتا ہے۔

گزر بسر کے طریقے : روپیہ کما کر فرد اپنی اور اپنے خاندان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ گزر بسر کے کئی طریقے ہیں۔ فرد اپنی صلاحیت کے مطابق روزی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روزی حاصل کرنے کی مہارت کی وجہ سے انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ اس منتقلی کی وجہ سے براہِ راست یا بالواسطہ طور پر تہذیب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر کے تہذیبی تنوع میں اضافہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی قومی اتحاد کے جذبے کی حفاظت بھی کرتا ہے۔

اس طرح، جغرافیائی اور سماجی طور سے ہونے والی تہذیبی منتقلی آبادی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف آبادی سے متعلق معلومات جغرافیائی اور سماجی صورتِ حال کی طرف توجہ مرکوز کر کے علاقے کے تنوع کی خاص معلومات جمع کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

گجرات کا گربا ہو یا پتنگ اُتسو مقامی سے لے کر عالمی سطح پر تہذیبی تنوع کی بہترین مثالیں ہیں۔

محروم گروہوں کا تنوع : آزادی، یکسانیت، بھائی چارہ، غیر فرقہ واریت کی قدروں سے متحرک دستور نے سماج کے ہر شہری کو بنیادی حقوق دیے۔ ساتھ ہی سماج کے محروم گروہوں کے لیے مخصوص قانون سازی کے ذریعہ ان کی فلاح کے لیے کوششیں بھی کی۔

ان محروم گروہوں میں تین اہم درجات شامل ہیں :

(1) درجِ فہرست ذات (SC - Scheduled Castes)

(2) درجِ فہرست قبائل (ST - Scheduled Tribes)

(3) دیگر پسماندہ طبقے (OBC - Other Backward Classes)

عزیز طلبہ، آدی باسیوں کو کئی ناموں سے جانا جاتا ہے، لیکن آئین میں درجِ فہرست قبائل کے طور پر ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ سبق 2 اور 3 میں ہم آدی باسیوں کے متعلق تفصیل سے معلومات حاصل کریں گے۔ یہاں ہم ان کی آبادی سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

بھارت میں آدی باسی آبادی کا تناسب :

بھارت میں 1951 اور 2011 میں آدی باسی آبادی کا تناسب حسبِ ذیل درج کیا گیا ہے :

بھارت میں آدی باسی آبادی کا تناسب

سال	آدی باسیوں کی تعداد	مجموعی آبادی میں آدی باسی آبادی کا فیصد
1951	1,91,47,054	2.26
2011	10,42,81,034	8.60

(حوالہ : مردم شماری رپورٹ – 1951، 2011)

مندرجہ بالا جدول پر سے پتا چلتا ہے کہ 1951 میں آدی باسیوں کی آبادی 2.26% تھی جو 2011 میں بڑھ کر 8.60% ہوگئی ہے۔

بھارت میں درج فہرست قبائل (آدی باسی) کی ریاستی آبادی:

بھارت میں بیشتر ریاستوں اور مرکزی اقتدار ماتحت علاقوں میں کم وبیش شرح میں درج فہرست قبائل (آدی باسی) کی آبادی دیکھی جاسکتی ہے۔ ہر ریاست میں ان کی آبادی ضمیمہ-2 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بھارت میں ریاست کے لحاظ سے درج فہرست قبائلی آبادی (2011) کو دیکھیں تو سب سے زیادہ ان کی آبادی مرکزی حکومت ماتحت علاقہ میزورم میں 94.97% دیکھنے کو ملتی ہے؛ جبکہ سب سے کم درج فہرست قبائلی آبادی اتر پردیش میں (0.57%) نظر آتی ہے۔

بھارت میں دیگر ریاستوں کی بنسبت ناگالینڈ، میزورم، اروناچل پردیش، میگھالیہ، دادرانگر حویلی اور لکش دیپ میں آدی باسی لوگوں کی آبادی زیادہ پائی جاتی ہے۔

گجرات میں درج فہرست قبائلی آبادی :

گجرات میں درج فہرست قبائلی آبادی ہر ضلع میں کم وبیش مقدار میں پائی جاتی ہے جو ضمیمہ- 3 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

گجرات میں ضلع کے لحاظ سے آدی باسی آبادی (2011) کے مطابق تو سب سے زیادہ آدی باسی آبادی والا ضلع ڈانگ (94.65%) ہے؛ جبکہ سب سے کم آدی باسی آبادی والا ضلع بھاؤنگر (0.32%) ہے۔

گجرات میں تقریباً ہر ضلع میں آدی باسی کم و بیش مقدار میں آباد ہیں، لیکن ریاست کی مشرقی پٹّی میں زیادہ تر آبادی آباد نظر آتی ہے۔

قومی اتحاد

پیارے طلبہ، بھارت زبان، مذہب، لباس، ذریعۂ معاش، جنسی تناسب وغیرہ سے تنوع میں اتحاد رکھنے والا ملک ہے اس کی معلومات ہم نے حاصل کی۔ اب ہم قومی اتحاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

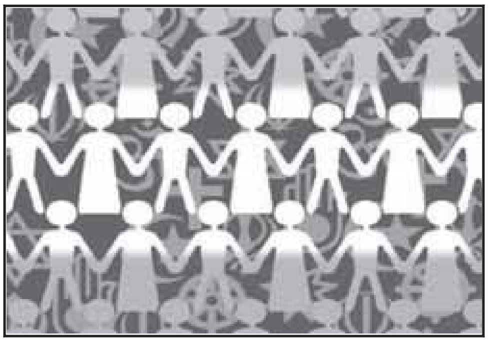

قومی اتحاد

بھارت پُر تنوع برصغیر ہے۔ یہاں سماجی، تہذیبی، جغرافیائی، مذہبی، علاقائی اور زبانی وغیرہ پہلوؤں میں تنوع نظر آتا ہے۔ ان مختلف ضمنی گروہوں میں آپس میں تعاون اور خوشگوار تعلقات ہوں یہ ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔ ہندوستانی گروہ کے شہری آپس میں اور پورے ملک کے ساتھ وفادار ہوں یہ لازمی ہے۔ تمام بھارتی ملک کے مقاصد کو اپنے نجی مقاصد مانیں یہ قومی اتحاد کے لیے اہم ہے۔ بھارتی گروہ کے ارتقاء یا ترقی میں فی الحال فرقہ واریت، دہشت گردی، ذات پات، نکسل واد، علاقائیت، لسانیت، علیحدگی پسندی جیسے کئی مسائل چیلنج کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرکے قومی اتحاد قائم کرنا ضروری ہے۔ اس قومی اتحاد کا مفہوم اور اس کے مددگار عوامل کی معلومات حاصل کریں گے۔

قومی اتحاد کی تعریف

بھارت کے پہلے وزیر اعظم جواہرلال نہرو نے قومی اِجلاس میں قومی اتحاد کے بارے میں بتایا تھا کہ ''قومی اتحاد ایک نفسیاتی اور تعلیمی عمل ہے جس کے ذریعے سبھی لوگوں کے دلوں میں اتحاد کا جذبہ، یکساں شہریت کا احساس اور ملک سے وفاداری اور محبت کا جذبہ کی نشوونما کی جاسکتی ہے۔''

جی.ایس.دُھریے قومی اتحاد کو ایک نفسیاتی اور تعلیمی عمل کی شکل میں سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ملک کے لوگوں میں اتحاد اور استحکام اور تعلقات کا جذبہ شامل ہے جس میں لوگوں کے دلوں میں عام شہری کا خیال اور وفاداری کا خیال اور جذبہ جڑے ہوئے ہیں۔''

وِنوبا بھاوے کے مطابق، ''قومی اتحاد ایک جذباتی اتحاد، بھائی چارہ اور حب الوطنی کے مضبوط جذبات ہیں جو ایک ملک کے تمام باشندوں کو اپنے انفرادی، علاقائی، مذہبی اور لِسانی (زبانی) تنوع کو بھولنے میں مدد کرتے ہیں۔''

قومی اتحاد کے معاوِن عوامل

قومی اتحاد کے معاوِن عوامل مندرجہ ذیل ہیں :

(1) جغرافیائی عوامل :

بھارت میں جغرافیائی-سیاسی اتحاد کا فلسفہ اور شعور بھارت کے رشی مُنی اور حکمراں رکھتے تھے۔ سنسکرت ادب میں رُگ وید میں بھارت کے جغرافیائی-سیاسی اتحاد کا شعور پایا جاتا ہے۔ بھارت ورش، چکرورتی، ایکادھی پتی جیسے نام جغرافیائی اتحاد کا آدرش ظاہر کرتے ہیں۔ پورے بھارت میں مندر، مقدس ندیاں اور پہاڑ بچھے ہوئے ہیں۔ ان کی زیارت اور اسنان (نہانے) کی بڑی اہمیت رہی ہے۔ اس لیے ان تمام مقامات پر یاترادھاموں (مقاماتِ مقدسہ) کو فروغ حاصل ہوا۔ مذہبی مقامات کے سفر کی تہذیب، خوبصورت اور ہواخوری اور تفریحی مقامات جو ہمیشہ بھارت کے لوگوں کو بھارت کے مختلف علاقوں میں سیاحت اور سفر کرنے کے لیے ترغیب دیتے ہیں۔ اس سے جغرافیائی-سیاسی اتحاد مضبوط بنتا ہے۔ لوگ مادرِ وطن کے لیے پیار یا حب الوطنی ظاہر کرتے ہیں۔ جغرافیائی نکتۂ نظر سے بھارت کی سرحدیں شمال میں کشمیر اور ہمالیہ سے لے کر جنوب میں کنیا کماری، مشرق میں اَسم - منی پور سے لے کر مغرب میں گجرات تک پھیلی ہوئی ہیں۔ پورا بھارت 32,87,263 لاکھ مربع کلومیٹر کے وسیع علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس وسیع خطۂ ارض میں 1.21 کروڑ کی آبادی والی جمعیت آباد ہے۔ میدانی علاقہ، پہاڑ، ندیاں، سمندر، جنگل اور ریگستان جیسی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہمارا وطن ہندوستان ہے۔

تاریخی اعتبار سے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم بھارت ایک ملک کے طور پر مشہور ہے۔ جغرافیائی تنوع نے لوگوں کو مختلف حالات میں موافقت اور آپس میں دوستانہ جذبہ رکھ کر اتحاد قائم کرنا سکھایا ہے۔ قحط، سیلاب، آندھی، طوفان یا زلزلہ جیسی قدرتی آفات میں مختلف علاقوں، مختلف ذاتوں، مختلف زبانوں، مختلف مذاہب کے لوگ آپس میں امداد اور تعاون کے ذریعہ تنوع میں اتحاد کو ظاہر کرتے ہیں۔

(2) بھارت کا آئین :

اِس قدر تنوع سے بھرے ملک میں قومی اتحاد کے قیام میں اگر کوئی بنیادی عامل ہے تو وہ ہے بھارت کا آئین۔ بھارت مختلف ریاستوں پر بنی ایک متحدہ ریاست ہے۔ ان متحدہ ریاستوں کو جوڑنے والا کوئی تحریری دستاویز ہے تو وہ ہے آئین۔ بھارت کے آئین کے پیش لفظ میں بھارت اقتدارِ اعلیٰ، سماج وادی، غیر فرقہ وارانہ، جمہوری ملک ہے اور انصاف، آزادی اور یکسانیت اس کی بنیاد ہیں۔ بھارت کے آئین میں حق مساوات کے تحت، مذہب، جنس، ذات یا جائے پیدائش کی وجہ سے کیے جانے والی تفریق پر قانون کے ذریعہ پابندی لگائی گئی ہے۔ بھارت کا آئین ہر شہری کو شہری ہونے کا فخر اور قومی اتحاد اور سالمیت کا یقین دلا کر اس میں بھائی چارے کا جذبہ مضبوط بناتا ہے۔ بھارت کا آئین بھارت کو (سیکولر) مذہبی اعتبار سے غیر جانبدار ریاست کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ یعنی کہ ریاستِ بھارت کا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے۔ سبھی مذاہب کے لیے یکساں احترام اور تحفظ حاصل ہے۔ سبھی شہریوں کو آزادانہ طور سے مذہب کو ماننے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق آئین نے دیا ہے۔ بھارت کے کسی بھی حصے میں آباد اور اپنی الگ زبان، رسم الخط یا تہذیب رکھنے والے اقلیتی گروہوں کو ان تمام کا جتن کرنے اور برقرار رکھنے کا حق آئین نے دیا ہے۔ یہ تمام حقوق قومی اتحاد کو بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(3) شہری کے فرائض :

بھارت کے شہریوں کے فرائض میں بھی قومی اتحاد ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ،

- ملک سے وفادار رہنا اور اس کے آدرش، ادارے، قومی پرچم اور قومی گیت کا احترام کرنا۔
- آزادی کی لڑائی کے لیے ترغیب دینے والے عمدہ آدرشوں کا دل سے احترام کرکے اس کی پیروی کرنا۔
- بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ اتحاد اور سالمیت کو فروغ دے کر اُس کا تحفظ کرنا۔
- ملک کی حفاظت میں تعاون کرنا اور قومی خدمات انجام دینا۔
- مذہبی، لسانی، علاقائی فرقہ وارانہ تفرقات سے دور رہنا۔
- بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دینا۔
- خواتین کے وقار کا احترام کرنے والے کام کرنا۔

یہ شہری فرائض بنیادی قومی اتحاد کو پیدا کرنے میں بنیادی رول ادا کرتے ہیں۔

(4) قوانین :

بھارتی فوجداری قوانین جیسے کہ ذات، قوم یا طبقاتی کشمکش کو روکنے والے قوانین، قومی اتحاد کے لیے مہلک الزامات کرکے ملک سے غدّاری روکنے والے قوانین، چھوت چھات کو دور کرنے، الیکشن کے ضوابط کے قوانین کا عمل اور خلاف ورزی پر سزا بھی قومی اتحاد کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(5) جمہوری طرز :

بھارت کا جمہوری طرزِ حکومت قومی اتحاد کے لیے مددگار عامل ہے۔ بھارت کے جمہوری طرز حکومت کو برقرار رکھنے کے لیے سنسد (پارلیمنٹ)، وِدھان سبھا جیسے ایوانوں کے انتخابات نیز مقامی سوراج کے ادارے، پنچایت اور نگر نگموں کے انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔ اِن انتخابات میں ملک کے 18 سال سے زیادہ عمر کے کسی بھی شہری کو ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہے۔ اس طرح یکساں طور پر سب کو ملا ہوا حقِ رائے دہی قومی اتحاد کے لیے ضروری عامل ہے۔ یہ حق فرد کو قوم، ذات، جنس، زبان، علاقہ سے اوپر رہ کر ملتا ہے۔ یعنی فرد یکساں شہریت کو محسوس کرسکتا ہے۔ ساتھ ہی کسی بھی الیکشن میں اپنی امیدواری درج کرانے کا بھی حق رکھتا ہے یعنی کسی بھی قومی پارٹی یا آزاد امیدوار کسی بھی علاقے سے سربراہی کرسکتا ہے۔ قومی پارٹیاں بھی اپنی پارٹی میں لیڈر، کارکنوں یا ووٹروں کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتی

ہیں۔ ان تمام قومی پارٹیوں کے نظریات میں اختلاف پایا جاتا ہے مگر ان کا آخری مقصد کسی بھی ذات، جنس، مذہب یا علاقے کے ووٹ دینے والوں کو اپنی طرف راغب کرنا ہے۔ اس لیے یہ قومی پارٹیاں ایک قسم کا قومی اتحاد لانے کا ترغیبی محرک عمل مہیّا کرتی ہیں۔ اِس طرح ملک کی پارلیمنٹ، وِدھان سبھا یا مقامی سوراج کے اداروں کا جمہوری طرز قومی اتحاد قائم کرنے والا اہم عامل ہے۔

(6) قومی تیوہار اور قومی اعزازات :

یومِ جمہوریہ، یومِ آزادی جیسے قومی تیوہاروں کے موقع پر پیش ہونے والے تہذیبی پروگرام اور بھارت کی مختلف فوجوں کی پریڈ میں نادر قومی اتحاد کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ بھارتی فلم اِنڈسٹری، قومی فلمی اجلاس، قومی عمارتیں یا باغوں میں قومی اتحاد ظاہر ہوتا ہے۔ اسکول یا کالج کی سطح پر جاری اسکاؤٹ، قومی خدمات کا منصوبہ (NSS) یا نیشنل کیڈیٹ کور (NCC) جیسی سرگرمیوں کے مختلف کیمپ حب الوطنی اور قومی اتحاد کا پیغام دیتے ہیں۔ اسی طرح بھارت رتن، پدم شری، پدم بھوشن، پدم وِبھوشن جیسے عظیم شہری اعزازات، راجیو گاندھی کھیل رتن، درونا چاریہ، ارجن، دھیان چند جیسے کھیل ایوارڈ، پرم ویر چکر، مہاویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر، کرتی چکر، شوریہ چکر جیسے بھارتی فوجی ایوارڈ، بہادری، ادب وغیرہ مختلف عظیم ایوارڈ بھی ملک کی خدمات کے لیے دیے جاتے ہیں۔ کچھ مخصوص افراد جیسے فنکار، سائنس داں، سپاہی، معلم یا سماجی خدمت گار وغیرہ کو اعزاز دے کر لوگوں میں قومی شعور بیدار کیا جاتا ہے۔

(7) کھیل کود کی سرگرمیاں :

بھارت یا بھارت سے باہر کھیلے جانے والے مختلف کھیل جیسے کہ کرکٹ، ہاکی، والی بال، ٹینس، بیڈمنٹن، کبڈی وغیرہ میں پورے ملک میں سے نمائندگی کرتے تب کھلاڑی، زبان، قوم یا علاقائیت سے اوپر اٹھ کر ایک بھارتی کے طور پر نمائندگی کرتا ہے۔ اسی طرح قومی کھیل مہوتسو، انٹرا اسٹیٹ یا انٹر یونیورسٹی کھیل یا مختلف ٹیم کھیل -'کھیل مہا کُمبھ' میں مختلف کھیل میں بھی ایک بھارتی ہونے اور کھیل بھاونا سے کھیلے جاتے ہیں۔ بھارت میں کرکٹ کے کھیل کا جنون (craze) بہت زیادہ ہے۔ اس میں بین الاقوامی سطح پر جیت حاصل ہونے پر پورا بھارت جیت کی خوشی مناتا ہے۔ اس طرح، مختلف کھیل قومی اتحاد کے لیے معاون عامل ہیں۔

(8) ذرائع خبر رسانی :

ذرائع خبر رسانی جیسے کہ اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، سیل فون وغیرہ قومی اتحاد پیدا کرنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن قومی اتحاد، مذہبی رواداری، حب الوطنی وغیرہ کو مدنظر رکھ کر سیریل، فلمیں، اجتماعی گیت، اجتماعی رقص وغیرہ پروگرام نیز یومِ آزادی، یومِ جمہوریہ کے موقع پر مختلف پروگرام کے ذریعے شہریوں میں حب الوطنی کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ تشدد پسندی، فرقہ واریت، ذات پات، زبان کے جھگڑے، علاقائیت، نکسل واد جیسے مسائل کو سیریلیوں، فلموں اور خبروں جیسے پروگرام میں شامل کر کے ملک کے شہریوں کو صحیح سمجھ دیتے ہیں۔ ملک کے شہریوں کے ذہنی رجحانات کو حب الوطنی کی تعمیر کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اس طرح ذرائع خبر رسانی میں شائع اور نشر ہونے والے پروگرام شہری میں شعور بیدار کرتے ہیں، جو شعور بالواسطہ طور پر قومی اتحاد پیدا کرنے میں کارآمد ہوتا ہے۔

(9) نقل وحمل کے ذرائع :

بھارت جغرافیائی، تہذیبی تنوع سے بھرا ملک ہے، مگر نقل وحمل کے ذرائع نے ان تمام کو جوڑنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ ان ذرائع کی وجہ سے علاقائی تنوعات رکھنے والے لوگوں کے مابین لین-دین ممکن ہوا ہے۔ اس سے ایک ہی ملک کے شہری ہونے کا جذبہ مضبوط ہوا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا ریلوے نیٹ ورک (1,15,000 کلومیٹر) بھارتی ریل کے پاس ہے، روزانہ 2.3 کروڑ لوگ سفر کرتے ہیں، جو بھارت کی تمام ریاستوں اور علاقوں کو جوڑتا ہے۔ اسی طرح ہوائی جہاز کی خدمات کے ذریعے بھی ملک کے بڑے بڑے شہر جڑے ہیں، اس سے تیز نقل وحمل ممکن ہوا ہے۔ موجودہ دور میں، ملازمت، تجارت، تعلیم نیز سیر و سیاحت کے لیے ملک کے شہری، نقل وحمل کے ذرائعوں کے ذریعے ایک دوسرے سے قریب آتے ہیں اور بالواسطہ طور پر قومی اتحاد میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

(10) ایک دوسرے پر انحصار اور ہم آہنگی :

جدید کھیتی، صنعتیں، پیشہ وارانہ خدمات جیسی اقتصادی سرگرمیوں میں مشینی سائنس کا استعمال ہونے کی وجہ سے ذات پات سے جڑنے اور روایتی پیشے ٹوٹنے سے ایک دوسرے پر انحصار گاؤں، شہر یا دیگر علاقے تک بڑھ رہا ہے۔ سماجی، تہذیبی، تعلیمی جیسے عوامل کی وجہ سے اپنے گاؤں سے جڑنے کے بجائے پورے ملک کے شہروں یا علاقوں سے جڑنے کے ساتھ موافقت کرنی پڑتی ہے۔ اس سے چھوت چھات، ذات پات کا بھید بھاؤ اور فرقہ واریت کی بندش ٹوٹنے لگی ہے۔ آج کئی پیشے ایسے ہیں جن میں ہندو-مسلم قوم کے مابین انحصار پایا جاتا ہے۔ اس سے براہِ راست یا بالواسطہ طور پر قومی اتحاد کا پس منظر پیدا ہوتا ہے۔

پیارے طلبہ، اس سبق میں ہم نے بھارت کی آبادی کے تنوع اور قومی اتحاد کو سمجھا۔ قومی اتحاد کے معاونِ عوامل کی معلومات فراہم کرتی بھارتی تہذیب کی بھی سمجھ حاصل کی۔

مختلف گروہوں میں پایا جانے والا اتحاد اور سالمیت بھارت کی اپنی پہچان ہے، اس حوالے سے اگلے سبق میں ہم بھارتی تہذیب اور گروہ کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

.1 مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیل سے جواب لکھیے :

(1) بھارت کا تہذیبی تنوع بتائیے۔

(2) بھارت میں مذہبی تنوع پر بحث کیجیے۔

(3) قومی اتحاد کا مفہوم سمجھا کر اس کے معاونِ عوامل پر بحث کیجیے۔

.2 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب بانکات لکھیے :

(1) بھارت اور گجرات میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق درج فہرست قبائلی ذاتوں کا تناسب بتائیے۔

(2) جمہوری طرزِ نظام، قومی تیوہار اور قومی اعزاز کس طرح قومی اتحاد پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ سمجھائیے۔

(3) نقل وحمل اور ذرائع خبررسانی قومی اتحاد قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ سمجھائیے۔

.3 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب مختصر میں لکھیے :

(1) بھارت میں کون کون سے تنوعات پائے جاتے ہیں ؟

(2) بھارت میں بولی جانے والی کوئی پانچ زبانوں کے نام لکھیے۔

(3) قومی اتحاد کی تعریف لکھیے۔

(4) بھارت کی ترقی میں کون کون سے مسائل رکاوٹ ڈالنے والے ہیں؟

(5) دورِ قدیم میں بھارت کے جغرافیائی اتحاد کے لیے کون کون سے نام استعمال ہوتے تھے؟

(6) بھارت کے شہری اعزاز کون کون سے ہیں؟

(7) بھارت میں دیے جانے والے کھیل کود کے ایوارڈ کون کون سے ہیں؟

(8) بھارت میں دیے جانے والے بھارتی فوج کے ایوارڈ کون کون سے ہیں؟

.4 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

(1) 2011 کی مردم شماری کے مطابق بھارت میں مرد وزن کے تناسب بتائیے۔

(2) 2011 کی مردم شماری کے مطابق گجرات کی آبادی کتنی ہے؟

(3) بھارت میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق سب سے زیادہ جنسی تناسب کس علاقہ میں ہے؟

(4) بھارت میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق سب سے کم جنسی تناسب کس ریاست میں ہے؟

(5) گجرات میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق درج فہرست قبائلی آبادی کا تناسب سب سے زیادہ کس ضلع میں ہے؟

5. حسب ذیل ہر سوال کے لیے دیے گئے متبادل میں سے صحیح بدل چن کر صحیح جواب دیجیے :

(1) بھارت میں سب سے زیادہ کس مذہب کے لوگ آباد ہیں؟

(الف) ہندو (ب) مسلم (ج) عیسائی (د) سِکھ

(2) بھارت میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق سب سے زیادہ آبادی کس ریاست میں ہے؟

(الف) مدھیہ پردیس (ب) ہماچل پردیس (ج) آندھر پردیس (د) اُتر پردیس

(3) بھارت میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق سب سے کم آبادی والی ریاست کون سی ہے؟

(الف) چھتیس گڑھ (ب) اترا کھنڈ (ج) کیرالا (د) ہماچل پردیس

(4) بھارت میں 2011 کی مردم شماری کے مطابق اوسط جنسی تناسب کتنا ہے؟

(الف) 942 (ب) 939 (ج) 938 (د) 940

(5) بھارت دیس کتنے مربع کلومیٹر جغرافیائی علاقے میں پھیلا ہوا ہے؟

(الف) 32,87,263 مربع کلومیٹر (ب) 30,00,000 مربع کلومیٹر

(ج) 33,57,263 مربع کلومیٹر (د) 31,57,263 مربع کلومیٹر

(6) بھارت کا ریل نیٹ ورک کتنے کلومیٹر ہے؟

(الف) 1,15,000 کلومیٹر (ب) 2,15,000 کلومیٹر

(ج) 3,15,000 کلومیٹر (د) 3,25,000 کلومیٹر

(7) دنیا کا سب سے بڑا ریل نیٹ ورک کس ملک میں ہے؟

(الف) امریکہ (ب) بھارت (ج) چین (د) آسٹریلیا

(8) بھارت کا سب سے بڑا شہری ایوارڈ کون سا ہے؟

(الف) بھارت رتن (ب) کھیل رتن (ج) پدم شری (د) پدم وِبھوشن

سرگرمی

- آپ کی جماعت میں پڑھنے والے طلبہ کو مذہبی اعتبار سے درجہ بندی کیجیے۔
- گجرات کے نقشہ میں مختلف ضلعوں میں جنسی تناسب بتائیے۔
- بھارت کے نقشے میں سب سے زیادہ اور سب سے کم نیز گجرات کی آبادی کا تناسب بتائیے۔
- بھارت کے مختلف گروہوں کے مذہبی تیوہاروں کا چارٹ تیار کیجیے۔

2 بھارتی ثقافت اور سماج

تمہید

عزیز طلبہ، اس سے پہلے کے سبق میں ہم نے مذہبی، ثقافتی اور آدی باسی کی آبادی سے متعلق تنوع کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ بھارتی تنوع کو سمجھ کر قومی یکجہتی کے باب سے واقف ہوئے۔ اب ہم اِس سبق میں سب سے پہلے بھارتی ثقافت کے معنی اور ہیئت دیکھیں گے۔ اس کے بعد سماج کے معنی اور قسموں کے بارے میں سمجھ حاصل کریں گے۔

ثقافت سے مراد ہے کسی ایک قوم کا مخصوص طریقۂ حیات۔ سماج کے فرد کی حیثیت سے ہم جو کچھ سوچتے ہیں، جو کچھ کرتے ہیں، ہمارے پاس جو کچھ ہے اس پیچیدہ اِکائی کو ثقافت کہا جاتا ہے۔ ثقافت سے متعلق درجہ 11 میں ہم نے تفصیل سے معلومات حاصل کی ہے۔ اِس اِکائی میں ہم بھارت کے حوالہ سے معلومات حاصل کریں گے۔

عزیز طلباء، صرف خاندان کے بزرگ ہی نہیں بلکہ تمام بزرگوں کو لوگ عزّت دیتے ہیں، پیر چھوتے ہیں، یہ آپ نے دیکھا ہے نا؟ ''اَتیتھی دیوو بھو'' گھر آئے مہمان کا استقبال اور اُس کا خیال کرنا تو آپ نے دیکھا ہی ہوگا؟ یہ مثال ہی بھارتی ثقافت کی عکّاسی کرتی ہے۔ بھارتی ثقافت کی ایسی کئی قدریں بھارتی ثقافت کو بہت وسعت دلاتی ہے۔

بھارتی ثقافت اور تہذیب کی تاریخ ہزاروں سال پُرانی ہے۔ گنگا ندی کے بہاؤ کی طرح وہ مسلسل بہتی رہی ہے۔ وقت گزرتے اُس میں نئے نئے عناصر شامل ہوتے گئے اور آج اکیّسویں صدی کے آغاز میں بھارتی ثقافت کئی قسم کے پہلوؤں کو اپنے اندر سما کر 'رنگارنگ ثقافت' کے رؤپ میں اُبھر آئی ہے۔ بھارتی ثقافت کی تشکیل میں کئی لوگوں نے تعاون اور قربانیاں دے کر اپنی مخصوص وضع داری کے ذریعہ اُسے ابدیّت بخشی ہے۔ اِسی لیے تو دیگر قدیم ثقافتیں مٹ گئیں مگر بھارت کے عوام نے اپنا ثقافتی ورثہ برقرار رکھا ہے۔ دنیا میں بھارت کی ثقافت قدیم اور شاندار مانی جاتی ہے اور وِشوگُرؤ (رہبر عالم) بننے کی جانب رواں ہے۔

بھارتی ثقافت کے معنی -تعریف

بھوپیندر برہم بھٹ - ''بھارتی ثقافت سے مراد ہے انسانیت، تحمّل، وسعت، یکجہتی، غیر فرقہ واریّت اور تسلسل کی خصوصیات کی حامل ثقافت۔''

بھارتی ثقافت جذبات وعقل وفہم کی پرستش کرنے والی ثقافت ہے۔ فراخ دِلی اور خالص علم کے میلان سے زندگی میں خوبصورتی لانے والی ثقافت ہے۔ علم وسائنس کے میدان سے دنیا میں ہم آہنگی پھیلانے میں کوشاں ثقافت ہے۔

بھارتی ثقافت سے مراد ہے مسلسل علم کی تلاش میں کوشاں، دنیا میں خوبصورتی، فلاح وبہبودی اور صداقت کو ساتھ لیکر فروغ پانے والی تہذیب ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے ''ستیَم شیوَم سُندرَم''۔

بھارت کا ثقافتی تنوّع

بھارتی ثقافت کی خصوصیات

(1) **تسلسل اور تبدیلی** : دنیا کی کئی ثقافتیں ابھریں اور مٹ گئیں، لیکن بھارتی ثقافت کی خاص بات یہ ہے کہ بہت بڑے پیمانے پر اُلٹ پُلٹ ہونے کے باوجود آج بھی یہ محفوظ ہے یعنی کہ اس کا تسلسل برقرار ہے۔

تسلسل اور تبدیلی بھی بھارتی ثقافت کی خصوصیت ہے۔ کچھ تحریکیں، نئی بیداریاں، جین، بُدّھ مذہب کا پھیلاؤ وغیرہ انقلابی تبدیلیوں کے باوجود ثقافت کے بنیادی عناصر کو برقرار رکھتے ہوئے بھارتی ثقافت نے ہم آہنگی قائم کی ہے۔

(2) تنوع اور اتحاد : بھارتی ثقافت جیسا تنوع بہت کم ثقافتوں میں نظر آتا ہے۔ بھارت کی ثقافت میں کئی ذات اور برادریوں کے لوگ اور مختلف زبانیں، مذاہب، جشن، میلے اور فنون، موسیقی، رقص وغیرہ نظر آتے ہیں۔ اِن سب کے لیے علاقائیت، جغرافیائی مقام اور آب وہوا ذمّہ دار ہے۔

اِس قدر تنوع کے باوجود ایک ملک کے باشندے ہونے کا احساس اور سیاسی طریقوں کی وجہ سے اتحاد نظر آتا ہے۔

(3) غیر فرقہ وارانہ نظریہ : غیر فرقہ واریت میں مذہبی غیر جانبداری اور سائنسی نظریہ دونوں ایک دوسرے سے اثر انداز ہیں۔ بھارتی ثقافت میں اِن دونوں کا امتزاج ہے۔ بھارت میں الگ الگ ثقافت کی پیروی کرنے والے گروہ مل جُل کر ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ بھارتی ثقافت رواداری کی خوبی کی حامل ہے۔ بھارت میں تمام لوگوں کو یکساں اختیارات اور اقلیتوں کے اختیارات کی حفاظت کے لیے خصوصی سہولتوں کا اہتمام کیا گیا ہے، جو بھارتی ثقافت کی رواداری کا مظہر ہے۔ بھارتی ثقافت میں سائنس کو بھی اہمیت دی گئی ہے یعنی کہ وہ غیر فرقہ واریت کے نظریہ کی حامل ہے۔

(4) عالم گیر نظریہ : بھارتی ثقافت عالم گیر نظریہ کی حامل ہے۔ تمام دُنیا میں امن وخیر خواہی کا پیغام پھیلایا ہے۔ ''وسُو دیو کُٹُمب کم'' کا جذبہ اختیار کیا ہے۔ ترقّی پزیر اور ترقّی یافتہ ممالک کی فلاح و بہبود کے لیے بھارت مستعد رہا ہے۔ اِس طرح 'وِشو بندھو' (عالمی بھائی چارہ) کی حیثیت سے ذمّہ داری ادا کر کے عالمگیر نظریہ کی مثال پیش کی ہے۔

(5) مادّہ پرست اور روُحانیت پسند : بھارت روحانیت کی دھرتی کی حیثیت سے مشہور ہے۔ قدیم زمانے سے دور حاضر تک بھارت کی تاریخ پر نظر ڈالو گے تو مادّہ پرستی اور روحانیت پسندی ثقافت کے ساتھ ساتھ پنپتے رہے ہیں۔ اگر آپ کو بھارتی ذہن کو سمجھنا ہو تو روحانیت کے ذریعہ ہی سمجھا جاسکتا ہے۔

(6) فرد کو اہمیت دینے والی ثقافت : بھارتی ثقافت فرد پر اعتماد کرنے والی فرد پسند ثقافت ہے۔ بھارت کے مختلف مذاہب نے فرد کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ حکومت اور سماج کا نصب العین فرد کی بھلائی ہے اور اِس طرح حکومت اور سماج کو اپنا رول ادا کرنا ہے، لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ سماج کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔

بھارتی ثقافت کی ہیئت

بھاتی ثقافت کی مختلف ہیئت ہیں، لیکن یہاں اِس کی واضح سمجھ حاصل کرنے کے لیے تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں :

(1) مہذب - اعلیٰ طبقات یا طرزی روایات (Classical Culture)

(2) عوامی ثقافت یا دیسی روایات (Folk Culture)

(3) قبائلی ثقافت (Tribal Culture)

(1) مہذب - اعلیٰ طبقات کی روایات (Classical Culture) : بھارتی ثقافت کی طرزی روایت میں مختلف موضوعات کے شعبے، زبانیں اور فنون شامل ہیں۔ اِن کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں :

(1) علمِ دینیات (مذہب سے متعلق) Religious

(2) علمِ اخلاقیات (عمل سے متعلق) Ethics

(3) علمِ نجوم (علمِ خلاء، علمِ فلکیات) Astronomy and Astrology

(4) علمِ فلسفہ Philosophy

(5) علمِ موسیقی Music

(6) علمِ ڈرامہ Dramatics

(7) علمِ صرف ونحو Grammar

(8) آیوُروید (علمِ ادویّات) Medical Science

(9) فنِ تعمیر اور سنگ تراشی (Architecture and Sculpture)

یہاں مذکورہ مختلف علوم اصل میں سنسکرت زبان میں لکھے گئے تھے۔ اس وجہ سے ہم اِس روایت کو اعلیٰ طریقہ کہتے ہیں۔ مختلف مذہبی کتابوں میں بھارتی

ثقافت کے مختلف پہلوؤں کی علمی بحث کی گئی تھی اور اُس کا تسلسل آج بھی قائم ہے۔ اِس روایت میں مختلف موضوعات میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع یا تربیت لازمی تھی۔ حالانکہ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ سنسکرت زبان ایک عوامی زبان نہ ہونے کی وجہ سے مہذّب طبقہ تک ہی محدود رہی۔ اِس کے علاوہ اِس روایت میں مختلف مذاہب اور مسلکوں کے عناصر شامل ہوتے گئے اور اِس کے ذریعہ ایک مخصوص روایت پرست رنگارنگ ثقافت کو فروغ حاصل ہوا۔

(2) عوامی ثقافت یا دیسی روایت (Folk Culture) : عوامی ثقافت اِنسانی سماج جتنی پُرانی ہے۔عوامی ثقافت کو قدیمی اِنسان کے نفسیاتی مظاہرہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔عوامی ثقافت عوامی گروہ کی ساجھی نجی تخلیق ہے۔ اِنسانی زندگی اپنی دلچسپیوں، سہولتوں، آسانیوں اور جغرافیائی حالات کے مطابق کچھ روایات کا آغاز کرتی ہے جو آگے چل کر رواج اور روایت کے روپ میں عوامی زندگی کا اہم جزو بن جاتی ہے۔عوامی ثقافت وسیع زندگی کا میدان ہے۔ اِنسانی زندگی لوک کلا اور کسب یہ سب عوامی ثقافت کے اجزاء ہیں۔عوامی ثقافت کا صحیح تعارف حاصل کرنے کے لیے عوامی زندگی کا مطالعہ لازمی ہے۔

عوامی ثقافت کے معنی اور تعریف : جوراوَر سینھ جادھو - ''ثقافت کی حدود میں تحلیل ہونے والی بولیاں، زبانی ادب، فنِ موسیقی، جشن اور میلے، مذہب، لباس، زیورات، کھیتی، حیوانی کاشتکاری (Animal Husbandary)، جہازرانی، اسلحہ، گھر، جھونپڑا، گھریلو سازوسامان، دیومنڈل، قول وعمل، اخلاق وغیرہ عوامی ثقافت میں شامل ہیں۔''

قومی اتحاد

مہاپاترے - ''عوام کے رسم ورواج، اوہام، عقیدے، مروّج لوک گیت، لوک کتھائیں، لوریاں، مرثیہ تُک بندی، کہاوتیں، محاورے کے علاوہ لباس، زیورات، کھیل، گھریلو سازوسامان، لوک دیو-دیویاں، کھلونے، اسلحہ وغیرہ عوامی ثقافت میں شامل ہیں۔''

جیسا کہ رسم ورواج میں شادی کرنے والے کو پیٹھی لگانا، مینڈھل باندھنا وغیرہ نظر آتے ہیں۔ تین تِگاڑا کام بگاڑا میں وہم نظر آتا ہے۔تو کنجوسی کر کے روپے گنتا رہنے والا شخص دوسرے جنم میں بھم فوڈی (ایک قسم کا سانپ) بنتا ہے، ایسا عقیدہ وغیرہ عوامی ثقافت کی مثالیں ہیں۔

''میرا بیٹا خدا کی دین ہے'' جیسی لوریاں نیز ''نہ بولنے میں نَو گُن، بولے اُس کے بور بکیں'' جیسی کہاوتیں، ''آنکھ آڑے کان کرنا''، ''لال پیلا ہوجانا'' جیسے محاورے بھی عوامی ثقافت کی مثالیں ہیں۔

ہسؤیا گنِک - ''عوامی ثقافت عوام کے ذہن اور ادب کی بنیادیں ہیں۔تہذیب کا فروغ اور ثقافت کا حصول دونوں کی ترقّی کے سفر کے ساتھ عوامی ثقافت جڑی ہوئی ہے۔''

کرشن دیواؤ پادھیائے - ''عوامی علم کو عوامی ثقافت کہتے ہیں۔عوامی علم یعنی عوام نے اپنی زندگی کے لیے ضروری ایسا خود تخلیق کیا ہوا علم یا گیان ہے جو عوامی سماج میں پیدا ہوتا ہے۔''

بھارت کی اکثریت صدیوں سے عوامی ثقافت سے جڑی ہوئی ہے۔ یہ روایت زبانی ہونے کی وجہ سے کتابوں میں اُس کا ثبوت نظر نہیں آتا۔نسل در نسل منتقل ہونے کی وجہ سے اس کی سلسلہ در سلسلہ ترقی ہوئی ہے۔جغرافیائی حیثیت سے وسیع علاقہ اور مختلف آب وہوا والے بھارت میں جغرافیائی ماحول کے لحاظ سے عوامی ثقافت نظر آتی ہے۔ زیادہ تر کاشت کاری پر مبنی معاشی نظام والے ممالک میں اور دیہی پوشاک میں لوک گیت، ناٹک کے رؤپ اور فنِ مصوّری نے ترقی کی ہے۔ آدی باسی ثقافت اور عوامی ثقافت اِس حوالہ سے بہت یکسانیت رکھتی ہیں۔

مختلف لباس، سنگھار کے مختلف انداز، روزمرّہ کے کھانوں میں تنوع اور ساتھ میں بارہ گاؤں پر بولی کا بدلنا، یہ کہاوت بھارتی ثقافت کے تنوع کو اچھی طرح ظاہر کرتی ہے۔

گجرات کا گربا اور بھوائی، پنجاب کا بھانگڑا، مہاراشٹر میں لاونی، آسَم کے بِہُو وغیرہ میں اُن علاقوں کی عوامی ثقافت نظر آتی ہے۔ حالانکہ سماجی حوالے بدلنے پر عوامی ثقافت کی ہیئت بھی تبدیل ہوئی ہے۔

(3) **قبائلی ثقافت (Tribal Culture)** : برسوں سے اِس سرزمین میں بسے آدی باسی لوگوں کی تعداد بھارت میں قابلِ ذکر رہی ہے۔ آدی باسی لوگوں کی ثقافت اپنی نجی شناخت رکھتی ہے اِس لیے اُسے جاننا اور سمجھنا ضروری ہے۔ قبائلی ثقافت کو سمجھنا ہو تو بھارتی ثقافت اور تہذیب کے حوالے سے ہی سمجھی جاسکتی ہے۔

قبائلی ثقافت کلاسکی یا مہذّب اور عوامی ثقافت سے جداگانہ ہے۔ حالانکہ قبائلی ثقافت عوامی ثقافت کے کئی عناصر کی حامل ہے؛ مگر مہذّب ثقافت سے مستثنیٰ تعلق ہے۔ قبائلی ثقافت میں قدیم اور جدید ثقافت کا امتزاج نظر آتا ہے۔

قبائلی ثقافت کی اپنی الگ پہچان صحیح سالم رہی؛ لیکن عیسائی مِشنری کے زیرِ اثر اور آزادی کے بعد کے ترقیاتی منصوبوں کی وجہ سے مختلف افراد سے رابطہ قائم ہونے کی وجہ سے اُن کی مخصوص ثقافت ختم ہونے کے قریب ہے۔

قبائلی ثقافت کی تعریف :

بھوپیندر برھم بھٹ - ''قدرت سے براہ راست ربط اور ماحولیاتی توازن کی حفاظت کرنے والے زندگی کے طریقوں کو اہمیت دینے والے، اجتماعی جشن، میلے ٹھیلے، ناچ گان اور اجتماعی زندگی کی غالب ثقافت یعنی قبائلی ثقافت۔''

آدی باسی طریقۂ حیات، اُن کے رسم ورواج اور اُن کے سادا عقیدے میں قبائلی ثقافت جھلکتی ہے۔

قبائلی ثقافت کی چار خصوصیات ہیں :

(1) جسامت میں چھوٹی (2) گوناگوں وجود

(3) مخصوص وجود (4) خودکفیل (آزاد)

یہ چار خصوصیات قبائلی سماج کی جغرافیائی اور آبادی سے متعلق صورتِ حال سے گہرا رشتہ رکھتی ہیں جس کا تفصیلی تعارف سبق-3 میں حاصل کریں گے۔

قبائلی فنّی ثقافت :

آدی باسی جو کام کرتے ہیں وہ عین فطری ہوتا ہے۔ وہ فن کو خوبصورتی کی تخلیق کا ذریعہ نہیں مانتے۔ اُن کے لیے تو وہ زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ آدی باسی فن کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ قبائلی ثقافت میں فن کی کچھ امتیازی خصوصیات ہیں، اِن خصوصیات میں واسطہ (medium)، آلات (tools)، طریقہ کار (process)، استعمال (function)، آموزِش (learnign)، زندگی (life)، تسلسل (continuity)، اجتماعی زندگی (togetherness)، سائنس (science) وغیرہ شامل ہیں۔

ہم یہاں اُن کے فنِ مصوّری، گیت، موسیقی، فنِ رقّاصی اور مٹّی کام (Claywork) کے بارے میں بحث کرکے آدی باسی فنّی ثقافت کے بارے میں سمجھیں گے۔

فنِ مصوّری : راٹھوا لوگوں کے پیٹھورا کی تصویریں، چودھریوں کے نُوا کی تصویریں، کوُنکنیوں کے پَسلی، بھیلوں کے بھاراڈی، بھیل گراشِیا کی گوترَج کی تصویریں جیسی کئی طرح کی تصویریں آدی باسی فنِ مصوّری کی سوغات ہیں۔ راٹھوا لوگوں کے گھروں کی دیواروں پر جو تصویر بنائی جاتی ہے، جو دیو پیٹھورے بنائے جاتے ہیں، اُن کے ساتھ وہ زندگی گزارتے ہیں۔ سب ساتھ مل کر تصویر بناتے ہیں، تصویر بناتے وقت اُپواس رکھتے ہیں۔ علاوہ اِس کے تصویر بنانے سے پہلے کنواری لڑکیاں لیپتی ہیں۔ موسیقی اور رقص سرود کے ساتھ تصویر بنائی جاتی ہے۔ تصویر اجتماعی زندگی کی علامت ہے۔ اُن کی تصویروں میں دیوتا، راجا، کسان، درخت اور پتّے چاند، سورج کیڑے مکوڑے، چرند و پرند وحیوان سب کا شمار ہوتا ہے اور اُن میں گہرے رنگ بھرے جاتے ہیں۔

فنِ موسیقی اور رقص وسرود : موسیقی-رقص قبائلی ثقافتی زندگی کے اہم اجزاء ہیں۔ ان کی اقتصادی طور پر کمزور زندگی میں نئی روح، حیاتِ نو پھوُنکنے کا کام سرود، موسیقی اور رقص کرتے ہیں۔

قبائلی فنِ موسیقی میں اُن کی موسیقی کے الگ الگ آلات کی بڑی اہمیت رہی ہے۔ موسیقی کے یہ آلات لکڑی، ہڈّیاں اور چمڑے کو استعمال کرکے بنائے جاتے ہیں۔ اُن کے موسیقی کے آلات میں چمڑے کے آلات میں ڈھول، ڈمرؤ، نگاڑہ وغیرہ شامل ہیں، تو سوُراخ والے آلات میں بنسری، سنکھ، شہنائی، بھوُنگل شامل ہیں۔ تار والے آلات میں تان پوُرہ، سارنگی اور یکّ تارہ شامل ہیں۔ ڈوبرا، تاشے، منجیرے جیسے موسیقی کے آلات کے ساتھ اُن کے لوک گیت، موسم، دیوتا اور سماجی زندگی پر

مستعمل گیت وہ ہمیشہ گاتے رہتے ہیں۔ آدی باسی لوگوں کی زندگی میں رقص وسرود کی بڑی اہمیت ہے۔ اُن کے رقص اجتماعی ہوتے ہیں جیسے کہ گھیریا رقص، ڈانگ ضلع کا تارفا رقص، ڈاکنی رقص، ڈوبرؤ رقص وغیرہ نظر آتے ہیں۔

مٹّی کام : آدی باسی لوگوں میں خصوصی مٹّی کام کی ثقافت پائی جاتی ہے۔ وہ مٹّی سے برتن، کھلونے اور دیوی-دیوتا کی مؤرتیاں بناتے ہیں۔ گجرات کے علاقہ پَوشِینا میں بھیل-گراشیا مٹّی کے گھوڑے دیوتا کو چڑھاتے ہیں، وہ اِن گھوڑوں کا زندہ گھوڑے کا جتنا ہی احترام کرتے ہیں۔ گجرات میں آدی باسی ذاتوں میں سے چودھری، گامت، دھوڑیا، بھیل، راٹھوا سبھی مٹّی کے گھوڑے، ہاتھی، باگھ، گائے، بَیل، مرد، عورت وغیرہ کی مؤرتیاں بناتے ہیں اور وہ مورتیاں دیوتا کو چڑھاتے ہیں۔ یہ سب قدرت کے عنصر ہیں، یہ جذبہ اور خیال آدی باسی ثقافت میں ہمیشہ اہمیت رکھتا ہے۔

بھارتی سماج

بھارتی سماج کثیر رُخی سماج کی حیثیت سے سماج-ثقافتی تنوع رکھتا ہے۔ اس میں کئی طرح کے الگ الگ سماج پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مذہبی سماج، دیہی اور شہری سماج اور قبائلی سماج۔ ہم یہاں اِن کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

سماج کے معنی :

''سماج کے معنی ہیں متعین جغرافیائی علاقے میں آباد، یکساں ثقافت اور اپنا پن کا اجتماعی جذبہ رکھنے والا، باہم ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے انسانی گروہ کو سماج کہتے ہیں۔''

عزیز طلبہ، سماج کی قسموں کی مختلف بنیادیں ہوتی ہیں۔ ہمارے نصاب کو سامنے رکھتے ہوئے مذہبی سماج، دیہی سماج، شہری سماج اور قبائلی سماج کے بارے میں تفصیل سے سمجھیں گے۔

سماج کی قسمیں :

(1) مذہبی سماج :

عزیز طلبہ، آپ نے سبق-1 میں بھارت کے مذہبی سماجوں کے بارے میں اعداد وشمار کی معلومات حاصل کی۔ یہاں ہم مختلف مذہبی سماجوں کی خصوصیات پر غور کریں گے۔

مذہبی سماج کی تعریف :

مذہبی سماج کا مطلب ہے ایک ایسا مخصوص گروہ کہ جو خود کے نجی فلسفہ، طریقۂ عبادت، مذہبی عقیدے، مذہبی رسم ورواج، قانون میں مساوات پائی جاتی ہو۔

دوستو! ہمارا ملک بھارت کثیر مذہبی مُلک ہے۔ اس میں الگ الگ مذہبی سماج پر غور کریں تو ہندو، اسلام، عیسائیت، سکھ، بُدھ مت، جَین مت، پارسی اور یہودی مذاہب کا شمار ہوتا ہے۔ بھارت میں ہر دیہات یا شہر میں مندر، مسجد، گرجا گھر (چرچ)، گرودوارا یا اَگیاری جیسے مقامات مذہب کی علامت کے طور پر نظر آتے ہیں۔

بھارت کے آئین کی دفعہ 25(1) میں ہر فرد کو اپنا مذہب آزادی سے قبول کرنے، اُس پر عمل کرنے اور اُس کی تبلیغ کا اختیار دیتی ہے۔ دنیا میں بھارت میں مروج مذہبی عقیدہ کی رواداری اور تنوع کی قبولیت مثالی ہے۔ بھارت میں ہر قسم کے لوگ اپنے مذہبی عقیدہ کو مانتے اور اُس کی حفاظت کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ مختلف مذہبی سماجوں کا تعارف حسبِ ذیل حاصل کریں گے۔

(1) ہندؤ سماج :

ہندو مذہب میں فرد کی مذہبی رکنّیت پیدائش سے طے ہوتی ہے۔ وہ ایشور نامی طاقت کسی نہ کسی روپ میں ہر جگہ موجود ہے، فرد ایشور تک پہنچ سکتا ہے، ایسا پختہ یقین رکھتے ہیں۔ ہندو سماج ایک ایشور میں ایمان نہیں رکھتا۔ اِس مذہب میں رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ دھرم، کرم، موکش، یہ تین اِس کے سب سے اہم اصول ہیں، دھرم اخلاقی طاقت ہے، کرم ہر شخص کو اپنے اچھے بُرے کرم کا پھل بھگتنا پڑتا ہے۔ موکش کرم اور زندگی-موت کے بندھن سے نجات دِلاتا ہے۔ شریمد بھگوت گیتا اُن کی مذہبی کتاب، مندر اُن کا مذہبی مقام اور مذہبی مقامات میں خدمات انجام دینے والے کو پجاری کہا جاتا ہے۔

ہندو مذہب کی کتابوں کے مطابق اپنے دورانِ زندگی 16 سنسکاروں میں سے گزرنا ہوتا ہے، جن میں اہم پیدائش، شادی اور موت سنسکار ہے۔

ہندؤ مذہب میں شَیوا، وِیشنو، شاکت اور سَمارت اِس طرح چار حصّے پائے جاتے ہیں۔ شَیوشنکر-شیوا کی پوُجا کرتے ہیں۔ وَیشنَو وِشنوُ کی، شاکت دیوی یا

ماتاجی کی اور سَمارَت شِیوا–ویشنوٗ یا دیوی، اِن تینوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ہندوٗ دھرم میں کئی پنتھ، فرقے، ذاتیں ہیں، جو بڑی ہی پیچیدہ ہیں۔ باوجود اِس کے وہ وسیع ہندوٗ سماج کے ساتھ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس طرح ہندو مذہب میں رنگارنگی ہونے کے باوجود وہ مضبوط رشتہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ تیرتھ یاترا کرنا، دان دینا، مختلف مذہبی اُپواس رکھنا، مذہبی کتابیں پڑھنا اور تیوہارمنانا، پاکیزہ ندیوں میں نہانا، مذہبی مقامات اور مذہبی پیشواؤں کو خیرات اور خدمات پیش کرنا وغیرہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ دیوالی، ہولی، نوراتری ان کے مذہبی تیوہار ہیں۔

مختلف مذہب کی علامات

(2) مسلم سماج :

پورے بھارت میں مذہبِ اسلام کے ماننے والے پائے جاتے ہیں۔ وہ مذہبی کتاب قرآن شریف کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی رسوٗمات میں نماز، روزہ اور حج کو اہم مانا جاتا ہے۔ حضرت محمدؐ کا قائم کردہ مذہبِ اسلام ایک خدا پر ایمان رکھتا ہے۔

ہر مسلمان کے لیے شریعت پر عمل کرنا فرض ہوتا ہے۔ حج کو اسلام مذہب میں سب سے افضل مانا جاتا ہے۔ مکہ میں واقع پاک کعبہ کی زیارت سے حج ہوتی ہے جو گناہوں سے نجات دیتی ہے، اِس پر اُن کا پختہ یقین ہے۔ مذہبِ اسلام میں توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور خیرات اہم مذہبی عمل ہیں۔ پنج وقتہ نماز فرض مانی جاتی ہے۔ آمدنی کا ایک مخصوص حصّہ بطورِ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ اسلام میں ہجری تقویم کے مطابق مذہبی اُمور، شادی اور تیوہاروں کو منایا جاتا ہے۔ ماہِ محرم سے مسلمانوں کا نیا سال شروع ہوتا ہے۔

اسلام میں رمضان سب سے مقدّس ماہ مانا جاتا ہے۔ جس میں مرد اور عورتیں نفس کی پاکیزگی کے لیے روزے رکھتے ہیں، جس میں رویتِ ہلال اہمیت ہے۔ اِن کی مذہبی جگہ کو مسجد کہتے ہیں۔ جہاں یہ اجتماعی طور پر نماز ادا کرتے ہیں۔ اسلام کے پیرو کی موت کے بعد اُسے دفن کیا جاتا ہے۔

مسلمان شیعہ اور سنّی دو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ شیعوں کے مقابلے سنّیوں کی تعداد بھارت میں زیادہ ہے۔ اِن کے مذہبی پیشوا کو امام کہتے ہیں۔ رمضان عید، عیدالاضحٰی، محرم ان کے مذہبی تیوہار ہیں۔

(3) عیسائی سماج :

بھارت میں ہندوٗ–مسلم مذہب کی آبادی کے مقابلے میں عیسائیوں کی آبادی بہت قلیل (2.30%) ہے۔ بھارت میں گوا، مہاراشٹر، اروٗناچل پردیش، کیرالا اور تمل ناڈوٗ میں ان کی تعداد زیادہ پائی جاتی ہے۔ بھارتی عیسائی زیادہ تر رومَن کیتھلک اور پروٹیسٹنٹ اور دیگر فرقوں کے چرچوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

بائبل اِن کی مذہبی کتاب ہے۔ عیسائی مذہب میں عیسیٰؑ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ اِن کی مذہبی جگہ کو چرچ (گرجا گھر) کہا جاتا ہے۔

عیسائی مذہب کے تین اہم اُصول ہیں :

- بطور خدا کے بیٹے اور پیغمبر عیسیٰ مسیح میں یقین اور ایمان
- خدمت
- پڑوسی سے پیار اور رواداری

بھارت میں کیتھلک فرقہ کے عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ عیسائیوں کے مذہبی سربراہ کو پوپ کہا جاتا ہے جو ہر مذہبی معاملے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پروٹیسٹنٹ فرقہ میں الگ الگ چرچ اہم ہوتے ہی۔ کیتھلک فرقہ کے عیسائی مذہبی زیارت کرتے ہیں، اِن کے مذہبی مقامات ممبئی اور کیرلا کا ارناکُلم ہیں۔ رومن کیتھلک عیسائیوں کے گرجا گھر میں بشپ کے ذریعہ مختلف مقدّس رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ شادی کی رسم گرجا گھر میں پادری کے ذریعہ انجام دی جاتی ہے۔ ناتال،

ایسٹر، گڈفرائڈے وغیرہ اِن کے تیوہار ہیں۔

(4) جَین سماج :

بھارت میں جَین مذہب کے پیروکار کی تعداد قلیل ہے۔ وہ زیادہ تر گجرات، مہاراشٹر اور راجستھان میں آباد ہیں۔ بھارت کے قدیم مذاہب میں جَین مذہب کا شمار ہوتا ہے۔ جَین مذہب میں 24 تِرتھنکر ہوئے ہیں۔ جن میں سب سے اوّل رِشبھ دیو اور 24 ویں مہاویر سوامی ہیں۔ جَین سماج میں شویتامبَر اور دِگمبر (کپڑے نہیں پہننے والے) دو حصّے ہیں۔ ہندو مذہب کی طرح جَین مذہب آتما، کرم کے اصول اور زندگی- موت میں عقیدہ رکھتا ہے۔ اُپواس کو نفس کی پاکیزگی کے لیے تپسیا مانتے ہیں۔ ذہنی تقدس کے لیے نفس پر ضبط رکھنے کو اہم مانتے ہیں۔ اِن کی مذہبی کتاب کَلپ سُتر ہے۔ وہ اَنے کانت واد، پَرلوکِک واد، اَہنسا کَرم (غیر تشدّد عمل)، دَھرَم، موکش، ستیہ، اَستے، اَپرِ یگرہ (ذخیرہ اندوزی نہ کرنا) فلسفہ میں مانتے ہیں۔

(5) سِکھ سماج :

سِکھ مذہب کے پیرو زیادہ تر بھارت کے پنجاب اور شمال-مشرق کے علاقے میں نظر آتے ہیں۔ سِکھ مذہب یکسانیت اور اتحاد پسند ہے۔ اِن کی مذہبی کتاب کو گرو گرنتھ صاحب اور اِن کے عبادت گاہ کو گرو دوارا کہتے ہیں۔ اِن میں ذات پات کا نظم پایا جاتا ہے۔ جن میں جاٹ، برہمن، شَتری، کاریگر طبقہ ذاتیں ہوتی ہیں۔ سِکھ مذہب اختیار کرنے والے نیچی ذات کے لوگوں کو مذہبی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اُنہیں سردار نہیں کہا جاتا۔

وہ جو مذہبی کِرتَن کرتے ہیں اُسے گرو بانی کہتے ہیں۔ اِن میں پانچ 'ک' کی بڑی اہمیت ہے۔ جس میں کیش، کنگھا، کڑا، کچھ، کِرپان شامل ہیں۔ سِکھ مذہب میں لنگر کا ایک الگ مقام ہے۔ امرتسر کا سُوزن مندِر اِن کی عبادت گاہ ہے۔

(6) بُدّھ سماج :

بھارت میں سکھ مذہب کے پیرووں کی طرح بُدھ مذہب کے پیروں کی تعداد قلیل ہے۔ زیادہ تر بدھ مذہب کے پیرو مہاراشٹر میں آباد ہیں۔ اِس کے علاوہ شمال-مغرب بھارت اور اروناچل پردیش میں آباد ہیں۔ سمراٹ اَشوک کے دور میں بھارت میں بُدھ مذہب بڑے پیمانے پر پھیلا ہوا تھا۔ بُدھ مذہب میں ہِین یان، مہایان اور وِراج یان تین اصولی تفاوت ہیں۔ بُدھ مذہب میں دو درجے ہیں، جن میں اونچے درجے کے لوگ میں برہمن- شتریہ اور مخصوص سطح کے گرہ پتی ہیں، جب کہ نچلی سطح میں بدّھ مذہب میں مذہب تبدیل کر کے آنے والے آدی باسی اور حاشیائی گروہ ہیں۔ سارناتھ، رانچی، بودھی گیا بدھ مذہب کے اہم مراکز ہیں۔ اُن کے مذہبی سربراہ لاما کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اِن کی مذہبی عبادت گاہوں میں وِیش وِہیل (Wish Wheel) ہوتے ہیں۔ اِن کی مذہبی جگہ کو بدھ مندر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اِن کی مذہبی کتاب ترِی پِٹک ہے اور وہ کَرم اور پُنرجَنم کے اصول میں یقین رکھتے ہیں۔

(7) پارسی سماج :

بھارت میں پارسی سماج بہت ہی چھوٹا ہے۔ وہ آٹھویں صدی میں ایران سے بحری راستہ سے گجرات سے گزر کر بھارت میں آئے ہیں۔ دودھ میں شکر گھل جاتی ہے اِس طرح وہ بھارت کی قومی زندگی میں گھل مل گئے ہیں۔ بھارت میں اُنھوں نے تجارت پیشہ سماج کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ مقدس آگ کی پوجا کرتے ہیں۔ اُن کی عبادت گاہ کو 'اَگیاری' کہتے ہیں۔ ہوُمتَ (اچھے خیالات)، ہُخت (اچھے بول)، ہُوَرَسْت (اچھے اعمال) اِن کے مذہبی کلمے ہیں۔ اِن کی مذہبی کتاب اَوِیَستا ہے۔ پَتیتی اِن کا سب سے اہم تیوہار ہے۔

(8) یہودی سماج :

بھارت میں اِن کی آبادی قلیل ہے۔ یہودی ہیبرو نسل سے ہیں۔ اِن کے دو بڑے گروہ ہیں جن میں ایک گروہ کوچین میں اور دوسرا گروہ کوکن میں آباد ہے۔ اُن کی عبادت گاہ کو ٹیمپل ماؤنٹ کہتے ہیں۔ اِن کی مذہبی کتاب تنخ یا توراۃ ہے۔ اِن کے مذہبی پیشوا کو رَبّی کہتے ہیں۔ یہودی مذہب کا آغاز یَروُشلم میں ہوا ہے۔ اِن کا مذہبی فلسفہ عدل، حق، اَمن، محبت، رحم اور ہمدردی ہے۔ وہ جہو وا یا یَہو دا کو خدا مانتے ہیں۔ تمام یہودی عبادت گاہ میں عبادت کرتے ہیں۔ بھارت سے کئی یہوُدی اسرائیل منتقل ہو گئے ہیں۔

اِس طرح بھارت میں ہر مذہب کے فرقوں میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ بھارت کی حکومت نے مسلم، سِکھ، عیسائی، بُدھ، پارسی اور جین ان چھ سماج کو اقلیت کا درجہ دیا گیا ہے۔ بھارت میں مِن جملہ 17.17 فی صد آبادی اقلیتوں کی ہے۔ اِن مذہبی اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے قوانین بنائے گئے ہیں۔

(2) دیہی سماج

دیہات یعنی ایک قدرت کی گود میں آباد بیشتر کھیتی اور کھیتی سے منسلک پیشہ اختیار کرنے والے اور اپنی مخصوص طرز زندگی کے حامل لوگوں سے بنا ہوا چھوٹا ابتدائی سماج ہے۔ جس میں اکثر یکجہتی اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ زراعت اور ذات برادری پر منحصر درجاتی سماجی غیر یکسانیت پائی جاتی ہے۔ لوگ اکثر روایتوں کی پیروی کا رجحان رکھتے ہیں۔ اِس لیے وہ تبدیلی کو آہستہ آہستہ سے قبول کرتے ہیں۔ سماجی تغیّر نسبتاً کم پایا گیا ہے۔

پورے بھارت میں ایک طرز کا یکساں دیہی سماج نہیں پایا جاتا؛ لیکن قد، رہن سہن کا طریقہ اور سماجی تشکیل میں تنوع پایا جاتا ہے۔ دیہی سماج میں ذات برادری، مذہب، قوم، زبان کی ساخت اور ثقافتوں میں فرق ہوتا ہے۔ باوجود اِس کے دیہی سماج میں علاقہ اور ملک کے لحاظ سے کچھ عناصر یکساں ہوتے ہیں۔

دیہی سماج کی تعریف

مختلف ماہرینِ سماجیات نے دیہی سماج کی تعریف یوں بیان کی ہے :

ایم۔این۔شری نواس– ''دیہات ایک دوسرے پر منحصر اکائی ہے۔ بیشتر خود کفیل ہے۔ دیہات کی اپنی گرام سمیتی ہے۔ دیہات میں ہر ذات برادری اپنی الگ زندگی گزارتی ہے۔ دیہات ایک ایسی عمودی اِکائی ہے جو الگ الگ ذاتوں کی ارضی سطحوں سے مل کر بنی ہے۔''

ایس.سی.دؤبے– ''دیہات ایک علاقائی گروہ ہے۔ وہ سماجی، معاشی اور مذہبی رسم ورواج کے سماجی نظام کی اِکائی ہے۔ وہ منظّم سیاسی سماج کا جُزو ہے۔ فرد دیہی سماج کے علاوہ ذات برادری، مذہب، علاقائی گروہ کا رُکن ہوتا ہے۔ دیہات میں ایک سے زائد برادریاں-ذاتیں ہوتی ہیں جو گاؤں کے سماجی، مذہبی اور انتظامی اداروں سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔''

ڈی.این.مجمؤ دار– ''دیہی سماج کو ایک طرزِ زندگی کا اصطلاحی نام دیتے ہیں۔''

دیہی سماج کی خصوصیات :

دیہی سماج کے معنی اور تعریف کے لحاظ سے اِس کی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں :

(1) قدرت سے بھرپور زندگی :

بھارتی دیہی سماج کے لوگ قدرت کی گود میں زندگی گزارتے ہیں۔ روزگار کا اہم ذریعہ زراعت ہونے کی وجہ سے زمین سے ہر وقت جڑے رہتے ہیں۔ زراعت کے لیے بارش، سورج، سبزہ، حیوان، ندی، تالاب، ہوا وغیرہ قدرت کے عناصر سے قریب رہ کر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

(2) چھوٹا ابتدائی سماج :

بھارت کے اکثر دیہات چھوٹے قد کے ہیں۔ اِس وجہ سے ہر دیہاتی ایک دوسرے کو پہچانتا ہے۔ اِس وجہ سے اُن کے درمیان سماجی قربت ہوتی ہے، جو موقع بہ موقع دیہی اتحاد کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔

(3) کثیر رُخی سماج :

دیہی سماج کئی گروہوں سے بنا ہوا کثیر رُخی سماج ہے۔ اِس میں الگ الگ ذات برادری کے سماج ہوتے ہیں۔ ذات برادری، مذہب، قوم وغیرہ کا تنوع پایا جاتا ہے۔ مختلف گروہ سماجی زندگی میں منظّم ہوتے ہیں۔

(4) تنوع :

دیہی سماج میں مذہب، زبان، لباس، رسم ورواج، عقیدے، قدریں، کچھ حد تک پیشوں میں تنوع پایا جاتا ہے، حالانکہ اِس میں رنگارنگی یا فرق بھی ہوتے ہیں؛ لیکن وہ ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔ یکسانیت دیہات کے اتحاد میں اہم حصہ ہے۔

(5) زراعت پر مبنی معاشی نظام :

دیہی سماج کا معاشی نظام زراعت پر منحصر ہے۔ زراعت کا مطلب ہے قدرت سے براہ راست روزی حاصل کرنا۔ زراعت سے متعلق دیگر پیشے بھی پائے جاتے ہیں۔

(6) ذات برادری کی تقسیم :

دیہی سماج میں مختلف ذات برادریوں کے درمیان درجات کا فرق پایا جاتا ہے۔ ذات کے لحاظ سے اُن میں تفریق پائی جاتی ہے لیکن برادریاں پیشہ وارانہ خدمات

کے ذریعے ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ دیہی سماج میں زراعت پر مبنی طبقہ بندی پائی جاتی ہے۔ جس میں مالدار، متوسّط اور چھوٹے کسان کا طبقہ، زرعی مزدور شامل ہیں۔

(7) خاندان کا نظریہ :

دیہی سماج مشترکہ خاندان کی خصوصیات رکھتا ہے۔ دیہی سماج کے بنیادی ادارے کے طور پر (خاندان) دیہات کی سماجی زندگی پر ہمہ گیر اثر ڈالتا ہے۔ دیہات کے سماجی تعلقات پر خاندانی رشتوں کا خصوصی اثر پڑتا ہے۔

(8) دیہی مذہب :

دیہی سماج کا مذہب قدرت پر مبنی ہے۔ سورج، پانی، زمین، حیوان جیسے قدرتی عناصر سے جُڑا ہوا ہے۔ قدرتی آفات کی وجہ سے وہ تقدیر کے قائل ہوتے ہیں۔ فطرت کے مختلف عناصر کی پُوجا - پاٹھ اور آرادھنا کرتے ہیں۔

(9) ذات برادری پنچ - دیہی پنچ :

دیہی سماج میں ذات برادری پنچ، دیہی پنچ سماجی نظم وضبط کا کام کرتے ہیں۔ ذات برادری پنچ برادری کے قاعدوں پر عمل کرواتا ہے۔ دیہات کے پنچ میں ہر ایک برادری کی نمائندگی ہوتی ہے۔ دیہی پنچ برادریوں کے تنازعات کو دور کرنے کا کام کرتا ہے۔ حالانکہ قانونی پنچایتوں کے وجود میں آنے سے دیہی پنچ کے اختیارات میں کمی واقع ہوئی ہے۔

اِس کے علاوہ دیہی سماج میں برادری اور زراعت پر مبنی درجاتی طبقے ہیں اِس لیے تغیر وتبدل کے مواقع محدود رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ جو پیشے سب کے لیے کھلے ہوئے ہیں، اُنھیں قبول کر کے اپنے درجہ کو بدلا جاسکتا ہے۔ دیہاتی عوام روایت پسند ہوتے ہیں اس لیے وہ تبدیلی کو فوراً قبول نہیں کرتے۔ حالانکہ تحفظ کی نئی پالیسی، خود اختیاری اداروں (N.G.O.) کی کارگزاری، معلومات حاصل کرنے کا حق (RTI)، حکومت کے منصوبوں کی وجہ سے آزادی کے بعد مختلف عناصر کا اثر دیہی سماج پر پڑا ہے۔ زرعی انقلاب، سفید انقلاب اور ذرائع ابلاغ کے انقلاب کی وجہ سے دیہی سماج عالمی اور قومی معاشی نظام کا ایک حصّہ بننے لگے ہیں۔ دیہی سماج میں اداراتی تبدیلیاں ہوتی جارہی ہیں۔ جس سے دیہی طریقۂ زندگی بدلنے لگا ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے دیہاتوں سے شہروں کی جانب بڑے پیمانے پر آبادی کی منتقلی کی وجہ سے دیہی آبادی کم ہوتی جارہی ہے۔

دیہی سماج جغرافیائی لحاظ سے کس جگہ واقع ہے اور ترقی یافتہ شہری سماج سے کتنی دوری پر یا قریب تر ہے اُس پر اُس کی خصوصیات کا انحصار رہتا ہے۔ اگر وہ شہری سماج سے قریب تر ہو اور ذرائع نقل وحرکت کے ذریعہ جُڑا ہوا ہو تو اُس کی خصوصیات میں بہت زیادہ تبدیلی نظر آتی ہے۔ جب کہ ترقی یافتہ سماج سے دور ہوا ایسے دیہی سماج میں مندرجۂ بالا خصوصیات زیادہ نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔

(3) شہری سماج :

بھارت دیہاتوں کے ملک کے طور پر جانا جاتا ہے؛ باوجود اس کے بھارت میں قدیم زمانے کی وادیِ سندھ (موہن-جو-درو، ہڑپّا) کی شہری تہذیب پائی جاتی ہے۔ بھارت میں اُس کے شہروں کی قدیم روایتیں رہی ہیں۔ کئی بیرونی ممالک کے سیّاح جیسے کہ ہؤاین سنگ، فاہیان وغیرہ نے اُن کی تصنیفات میں بھارت کے مختلف علاقوں کے ترقی یافتہ شہروں کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً کاشی (بنارس)، متھورا وغیرہ شہر اور اُن کے اطراف میں دیہاتوں کے بیچ خاص قسم کے تعلقات بھی تھے۔

شہری سماج

عزیز طلبہ! ایسے شہری سماجوں کے بارے میں ہم معلومات حاصل کریں گے۔

شہری سماج کے معنی :

شہر کے لیے لفظِ نگر عام ہے۔ شہری علاقوں میں آباد لوگوں سے بنے سماج کو شہری سماج کہتے ہیں۔ جس میں آبادی کا قد بڑا اور آبادی گنجان ہوتی ہے۔ آبادی کی اکثریت غیر زرعی پیشوں میں کام کرتی ہیں۔ ایسے شہر کی جسامت بڑی ہونے کی وجہ سے اُس میں آباد لوگوں کے درمیان تعلقات رسمی ہوتے ہیں۔ مذہب، پیشہ،

قوم، ذات برادری، زبان، مفادات وغیرہ اُمور میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اکثر یہ قدرت سے دور ہوتے ہیں۔ اگر سماجیاتی نظر سے دیکھیں تو شہر یا نگر کا سماج ایک طرزِ زندگی ہے۔ نگر میں آبادی زیادہ اور گنجان ہوتی ہے۔ ذرائع نقل وحرکت کی آمد ورفت، خرید وفروخت، سائنسی اور تعلیمی سہولتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ شہری سماج کے لوگوں کا سماجی نظام اور خیالات اور عقیدوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔

بھارت میں یکساں ہیئت کے شہری سماج نہیں ہیں مگر اُن میں قد، فعل، تشکیل، رہن سہن کا ڈھنگ وغیرہ میں تنوع پایا جاتا ہے۔

شہری سماج کی تعریف اور خصوصیات :

لوئی وَرتھ– ''بڑا قد، گنجان آبادی اور تنوع شہری سماج کے اہم امور ہیں۔''

کِنگزلے ڈِیوس کے مطابق **شہری سماج مختلف خصوصیات** کا حامل ہے :

(1) تنوع :

شہری سماج کی سماجی زندگی کے مختلف شعبوں میں جیسے کہ مذہب، زبان، ذات برادری، ثقافت، پیشہ وغیرہ میں تنوع پایا جاتا ہے۔ سماجی، ثقافتی پس منظر میں تفریق نظر آتی ہے۔

(2) فاصلاتی تعلقات :

شہر فاصلاتی سماج ہے۔ اِس کے افراد کے درمیان تعلقات اور روابط اپنے مفاد حاصل کرنے تک محدود ہوتے ہیں۔ صرف مادّی نزدیکی ہوتی ہے۔ سماجی نزدیکی کم ہوتی ہے، تعلقات مشینی اور رسمی قسم کے ہوتے ہیں۔

(3) انفرادیت :

شہری سماج میں فرد اکیلا پن کا شکار ہو جاتا ہے۔ یعنی کہ فرد کو اپنے مفاد کے حصول کے لیے خود ہی ذریعہ کا انتخاب کر کے مقصد حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اُس میں آنے والی مشکلات کو خود ہی دور کر کے مقصد حاصل کرنے کے لیے فرد کو اکیلے ہی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اِس لیے فرد شہری سماج میں اکیلا پن محسوس کرتا ہے۔

(4) سماجی حرکت پزیری :

سماجی حرکت پزیری شہری سماج کی خصوصیت بن جاتی ہے۔ شہر میں فرد کی حرکت پزیری ترغیب پاتی ہے۔ اس کے لیے مختلف لالچیں، مواقع اور کئی طرح کی کشش ہیں جو فرد کو سماجی حرکت پزیری کی طرف مائل کرتی ہیں۔ حاصل شدہ درجے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ الگ الگ پیشے، تعلیم، تعلیم کی سہولیات کا فائدہ اٹھا کر فرد اپنا درجہ بلند کر سکتا ہے۔ سماجی زندگی میں حریفائی کا عنصر پایا جاتا ہے۔

(5) فاصلاتی سماجی ضابطہ :

شہر وسیع اور دؤر اور فاصلاتی سماج ہونے کی وجہ سے عوامی زندگی کو ممکن بنانے کے لیے اور سماجی تنظیم کو برقرار رکھنے کے لیے اور عوام کے جان ومال، حق ومفاد کی حفاظت کرنے کے لیے قانون، پولیس کا محکمہ، عدالت، جاسوسی کا محکمہ، انتظامی محکمے وغیرہ ضروری ہو جاتے ہیں۔ شہری سماج میں دیہی سماج کے مقابلے قانون کی خلاف ورزی کے عمل کو پوشیدہ رکھنے کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔

(6) سماجی رواداری :

شہری سماج میں کچھ برتاؤ اور تنّوع کی جانب رواداری پیدا ہوتی ہے۔ یعنی کہ فرد اپنے سے الگ برادری، ذات، مذہب، زبان، قوم، قول وعمل، معاملات، آراء، ثقافت کی طرف رواداری یا ہمدردی رکھ کر اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ شہری سماج میں فاصلے اور مشینی زندگی ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کے افراد، گروہ، ثقافت اور برتاؤ کی طرف روادارنہ جذبہ سماجی مطابقت ظاہر کرتا ہے۔

(7) مقامی علاحدگی :

شہری سماج مختلف جغرافیائی علاقوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ شہر کے کچھ علاقے کاروبار، بیوپار، صنعت کاری، پیشہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں رہائش گاہیں، سیر وتفریح، تعلیم، انتظامیہ، طبّ، مذہب وغیرہ آمد ورفت کے مراکز قائم ہوئے ہیں۔

(8) مشینی زندگی :

مشینی زندگی شہری سماج کی خصوصیت ہے۔فرد کی زندگی گھڑی کی سوئی کی طرح چلتی ہے۔فرد ذہنی طور سے مسلسل پریشانی، بے چینی اور کشمکش محسوس کرتا ہے۔

(9) خود اختیاری ادارے :

شہری سماج میں خدمت اور انسانیت پسند خود اختیاری ادارے پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ شہر میں خود اختیاری اِدارے، کئی انجمنیں شہر کی سماجی ضروریات کے مطابق فروغ پاتے ہیں۔ جوفرد کو سماجی-معاشی، ذہنی تحفّظ مہیّا کرتے ہیں۔موجودہ بھارت میں شہرکاری بڑھتی جارہی ہے۔شہروں کی ہیئت اورشکلیں بدلتی جارہی ہیں۔ اِسی کے ساتھ سماج میں کئی نئے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں جیسے کہ گندی بستیاں،ٹرافِک،آلودگی وغیرہ۔

(4) آدی باسی سماج :

دیہی سماج اور شہری سماج سے مختلف ایسی ایک خاص سماجی، ثقافتی اور معاشی طرزِ زندگی گزارنے والے اور اکثر ابتدائی سطح کی سماجی زندگی گزارنے والے مختلف آدی باسی سماج بھارت میں آباد ہیں۔

قدیمی ذاتیں،آدی باسی یا قدیمی سماج کو آئین کی دفع (1)342 کےتحت شیڈیوُلڈٹرائب (درج فہرست قبائلی ذاتیں) کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

اِمپیریل گیزیٹیرآدی باسی سماج کی تشریح حسبِ ذیل کرتا ہے :

''آدی باسی کچھ خاندانوں کا سماج ہے جو یکساں نام، یکساں بولی کا حامل، مابین شادی بیاہ کرنے والاگروہ ہے اور وہ یکساں علاقہ میں آباد ہیں یا یکساں علاقہ کے باشندے ہیں ایسا مانتے ہیں۔''

آدی باسی سماج، سماج کے دوسرے افراد سے سماجی نظام اور دیگر باتوں میں الگ پڑتا ہے۔سماج کے حوالہ سے آدی باسی کو دیکھیں تو اُس کی خصوصیات حسبِ ذیل بیان کی جاسکتی ہیں :

(1) متعیّن جغرافیائی مقام :

سماج کی تعریف میں یہ اہم خصوصیت ہے۔ ہرآدی باسی سماج متعین جغرافیائی مقام میں رہتا ہے۔ مثلاً، گجرات میں سابرکانٹھا سے لےکرآہوا-ڈانگ تک کی شمال-مشرق پٹّے میں اکثریت علاقے میں آدی باسی سماج آباد ہے۔اُن کی متعین جغرافیائی رہائش گاہ کوآبائی وطن کےطور پرہی پہچانتے ہیں۔

(2) مخصوص نام :

ہرایک سماج الگ نام سے جانا جاتا ہے۔ اِسی طرح مختلف آدی باسی سماج کے اپنے خصوصی نام ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گجرات میں بھیل، دُبلا، باوچا وغیرہ خصوصی نام سماج کی پہچان بن جاتے ہیں۔

(3) مشترکہ زبان یا بولی :

ہرایک آدی باسی سماج کی ایک خاص عوامی زبان یا اپنی بولی ہوتی ہے۔ بھارت کےآدی باسی سماج میں رسم الخط نظرنہیں آتا،لیکن مشترکہ زبان یا بولی ہوتی ہے۔

(4) سماج کے افراد کے درمیان ایک دوسرے پر انحصار :

قدیمی سماج قدرے زیادہ سادگی پزیراورتنوّع پزیر پایا جاتا ہے۔ یہ تنوع زبان کے علاوہ پیشے، خاندانی نظام، شادی بیاہ، سیروتفریح کے سازوسامان وغیرہ میں ہوتا ہے۔مشہور ماہرِ سماجیات، ایمائل دَرخائم ایسے سماجی گروہ کومشینی اتّحاد کےطور پر بیان کرتا ہے۔ یہ سماج اِس معنی میں مشینی ہے کہ اُس میں موجودگروہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک مشین کی مانند جڑے ہوئے ہوتے ہیں جو اکثر ایک جیسا پیشہ اختیار کرتے ہیں۔مثلاً مشترکہ زراعت، گلّہ بانی، قدرتی غذا وغیرہ۔ ہرخاندان اپنا گزربسر اپنی سماجی معاشی سرگرمی کے ذریعہ کرتا ہےجن میں سادہ طریقے سے محنت(division of labour) کی تقسیم ہوتی ہے۔

آدی باسی لوگوں میں سماجی جذبہ کو برقرار رکھنے کے لیےکئی تیوہار، جشن اور سیر وتفریح کی سرگرمیاں سماج کے اراکین مل جل کرمناتے ہیں۔اُن کے ناچ بھی انفرادی نہیں۔جیسا کہ اَسم کا بیہوٗ ناچ یا گجرات کا ڈانگی ناچ یا دُنیا میں کوئی بھی آدی باسی ناچ میں اجتماعی ہیئت نظرآتی ہے۔

سماج کے رسم ورواج، روایتیں انفرادی نہیں ہیں بلکہ سماج کو اہمیت دیتے ہیں۔ مذہبی عوامل میں سماج کی رسمیں اہم ہوتی ہیں۔آدی باسی سماج میں خاندان

جس میں رشتہ داری کے تعلقات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ رشتہ داری کا نظام زیادہ فروغ پایا ہوا ہے۔

وہ مذہب میں اکثر قدرت کے عناصر کو دیوتا مان کر پوجتے ہیں۔ بھوت پریت، چڑیل جیسے کئی اوہام میں مانتے ہیں۔ سماجی جذبہ کو فروغ دینے کے لیے مذہبی رسموں میں پوجا، عقیدہ، قدریں اہم ہوتی ہیں۔

(5) نوجوانوں کے لیے رہائش گاہیں :

کئی آدی باسی سماجوں میں نوجوانوں کے لیے الگ رہائش گاہیں ہوتی ہیں جہاں اُنھیں سماجی تعلیم دی جاتی ہے۔ شکار یا گزر بسر کے طریقوں کی تعلیم، سماج کے اصولوں کے مطابق سماج کاری کی جاتی ہے۔

(6) سماجی کنٹرول- ضابطہ :

آدی باسی سماج کے منتظم کے طور پر ایک مخصوص شخص ہوتا ہے، جو گروہ کا سربراہ یا سردار ہوتا ہے۔ وہ پورے سماج کو قابو میں رکھتا ہے۔ وہ خود ہی سماج کے اصول یا ضابطہ بناتا ہے، جو سماج کے رکن کے برتاؤ پر قابو کرتے ہیں۔ سماج کے سبھی اراکین کو اصولوں کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔ سماج کا کوئی بھی رکن اصولوں کی خلاف ورزی کرے تو وہ تمام سماج کو نقصان ہوتا ہے ایسا سمجھا جاتا ہے۔نتیجہ میں سماج کے اصولوں کی پابندی نہ کی جائے تو اُس کی سخت سزا ہوتی ہے۔ کچھ حالات میں فرد کو سزا کے طور پر سماج سے بے دخل کر دیا جاتا ہے۔

اِس طرح آدی باسی سماج کہ جو ابتدائی سادہ سماج ہے اُن کی مخصوص نجی ثقافت، ابتدائی سطح کا تقسیمِ کار، رشتہ داری کے تعلقات زیادہ مضبوط، سماج کے اختیارات کسی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔

اس سبق میں ہم نے بھارت کی ثقافت اور اُس کی ہیئت نیز بھارتی سماج کے مختلف سماجی گروہ کے متعلق معلومات حاصل کی۔ آئندہ سبق میں ہم درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کی معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

1. ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے :

(1) بھارتی ثقافت کی خصوصیات سمجھائیے۔

(2) ''بھارت کثیر مذہبی ملک ہے۔'' سمجھائیے۔

(3) دیہی سماج کے معنی اور خصوصیات سمجھائیے۔

(4) شہری سماج کی خصوصیات سمجھائیے۔

2. ذیل کے سوالوں کے نکتہ وار جواب لکھیے :

(1) بھارتی ثقافت کے معنی-تعریف کی وضاحت کیجیے۔

(2) آدی باسی فنِ ثقافت کو سمجھائیے۔

(3) آدی باسی سماج کی تفصیلی وضاحت کیجیے۔

(4) بھارتی ثقافت کی اعلیٰ ثقافتی ہیئت سمجھائیے۔

(5) 'ہندو' سماج کی تشریح کیجیے۔

3. ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) بھارتی ثقافت کی ہیئت سمجھائیے۔

(2) عوامی ثقافت کی مثالیں پیش کیجیے۔

(3) آدی باسی مٹّی کام کے بارے میں بتائیے۔

(4) مسلم سماج کے بارے میں سمجھائیے۔

(5) پارسی سماج کے بارے میں سمجھائیے۔

4. ذیل کے سوالوں کے جواب ایک جملہ میں دیجیے :

(1) ثقافت کے معنی کیا ہیں؟

(2) عوامی ثقافت کے اجزاء کون کون سے ہیں؟

(3) آدی باسی ثقافت کی خصوصیت بتائیے۔

(4) عیسائی مذہب کے اہم اصول بتائیے۔

(5) سِکھ مذہب کے پانچ 'ک' کسے کہتے ہیں؟

(6) بھارتی ثقافت کون سی ثقافت کے طور پر اُبھر کر آتی ہے؟

5. ذیل کے ہر سوال میں دیے گئے متبادلوں میں سے موزوں متبادل منتخب کر کے صحیح جواب دیجیے :

(1) بھارتی ثقافت کی خصوصیت کیا ہے؟

(الف) تنوع میں اتحاد (ب) الگاؤ (ج) ناروداری (د) کوئی بھی نہیں۔

(2) بھارتی ثقافت کا نظریہ کیسا ہے؟

(الف) عالمی (ب) مقامی (ج) تنگ نظر (د) ایک بھی نہیں۔

(3) عوامی ثقافت کیسی تخلیق ہے؟

(الف) شخصی (ب) قدرتی (ج) مشترکہ (د) ایک بھی نہیں۔

(4) عوامی ثقافت کی روایت کیسی ہے؟

(الف) تحریری (ب) زبانی (ج) بیانی (د) ایک بھی نہیں۔

(5) آدی باسی ثقافت میں کیا نظر آتا ہے؟

(الف) طریقۂ زندگی (ب) عقیدہ (ج) رسم ورواج (د) تمام

(6) بھارت کے آئین کی کون سی دفعہ فرد کو اپنا مذہب آزادی کے ساتھ پالنے کی اجازت دیتی ہے؟

(الف) 25 (ب) 340 (ج) 15 (د) 118

(7) پارسی لوگوں کی مذہبی کتاب کون سی ہے؟

(الف) بھگوت گیتا (ب) اَوِیستا (ج) قرآن شریف (د) تِرِی پِٹک

(8) نوجوانوں کے لیے رہائش گاہیں کس سماج میں پائی جاتی ہیں؟

(الف) دیہی (ب) شہری (ج) آدی باسی (د) ایک بھی نہیں۔

(9) دیہی معاشی نظام کس پر مبنی ہے؟

(الف) ذراعت (ب) تجارت (ج) صنعت کاری (د) درآمد-برآمد

(10) بھارت میں مذہبی اقلیتوں کی آبادی کتنے فیصد ہے؟

(الف) 18.2 (ب) 17.17 (ج) 20.0 (د) 12.5

سرگرمی

- بھارتی ثقافت کے تنوع کا چارٹ تیار کیجیے۔
- عوامی ثقافت کے جُز کے طور پر عوامی کہاوتوں کی فہرست بنائیے۔ اور لوک گیتوں کے گانے کے پروگرام کا اہتمام کیجیے۔
- آدی باسی فنِ ثقافت کے بارے میں فوٹو البم تیار کیجیے۔
- آپ کے قریب کے علاقے کے آدی باسی دیہات کی ملاقات کا اہتمام کیجیے۔
- مختلف مذہبی سماجوں کے بارے میں چارٹ تیار کیجیے۔

●

3 درجِ فہرست ذات(SC)، درجِ فہرست قبائل(ST)اور دیگر پسماندہ طبقے(OBC)

تمہید

عزیز طلبہ، آزادی سے پہلے سے ہی ہندوستانی سماج میں ذاتوں کے متعلق مطالعے، نہ صرف ماہرینِ عمرانیات کے لیے بلکہ انتظامیہ کے لیے بھی موضوعِ مطالعہ رہے ہیں۔ بھارتی سماجی زندگی میں ذاتوں کے مخصوص درجات پیدائشی درجہ سے ہی جُڑے ہوئے ہیں۔

جماعت 11 میں ہم نے ذاتوں کا نظام اور اُس کی خصوصیات کے متعلق سیکھا-سمجھا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ذاتی نظام میں یہ تدریجی نظام ہے، جس میں بعض ذاتوں کے گروہوں کو اعلیٰ تو بعض ذاتوں کے گروہوں کو ادنیٰ درجہ دیا گیا ہے۔ اِس کے لیے ادنی ذاتوں کے گروہوں کو آئینی شناخت بھی دی گئی ہے۔ ایسے ذاتی گروہوں کو پسماندہ طبقات کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

پسماندہ طبقات

بھارت میں پسماندہ طبقات کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لیے بھارتی سماج کا بنیادی ڈھانچہ جو متعدّ مختلف درجات والے اور بند ذاتی گروہوں سے بنے ہوئے ہیں اُسے سمجھنا ضروری ہے۔ ’پسماندہ طبقات‘ محض ایک مجموعہ یا گروہ بنتا نہیں؛ بلکہ یہ تمام مختلف سماجوں میں، مختلف مقامات اور درجات کے حامل نیز سماجی درجہ کی نظر سے چڑھتی اور اترتی ترتیب میں ترتیب دیے گئے سماجی گروہ ہیں۔

پسماندہ طبقات میں (1) درجِ فہرست ذاتیں (2) درجِ فہرست قبائل اور (3) دیگر پسماندہ ذاتوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

آئینی طور سے ’دلتوں‘ کو درجِ فہرست ذات میں، ’آدی باسی‘ لوگوں کو درج فہرست قبائل میں اور ’دیگر پسماندہ طبقوں‘ کو سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ گروہوں میں شامل کیا گیا ہے۔

ایک طالب علم کی حیثیت سے آپ سب کو یہ سوال ضرور ہوتا ہوگا کہ اِن تمام ذاتوں کی ابتداء کیسے ہوئی ہوگی؟ اِن کی خصوصیات کیا ہیں؟ نیز ہمارے آئین میں اِن ذاتوں کی شناخت کس طرح بیان کی گئی ہے۔ اِن تمام ذاتوں کی ہمہ گیر ترقی کے لیے کون سے پروگرام ہیں، وغیرہ۔ ہم اِن تمام سوالات کے متعلق اِس سبق میں ترتیب وار مطالعہ کریں گے۔

(1) درجِ فہرست ذاتیں (Scheduled Castes)

ماضی میں طبقاتی نظام کے بعد ذاتوں کے نظام میں، درجات کی ترتیب میں آخری سطح پر شامل ہونے والی ذاتوں کو ’اچھوت ذاتوں‘ کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ ان ذاتوں کو الگ الگ دور میں الگ الگ ریاستوں میں کئی ناموں سے پہچانا جاتا تھا۔ گاندھی جی نے اِنہیں ’ہریجن‘ نام دیا۔ تو کچھ نے انہیں ’کچلے ہوئے طبقات‘ (Depressed Classes) کے طور پر پہچان دی؛ تاہم بھارت کی آزادی کے بعد آئین میں اِن ذاتوں کے لیے ’درجِ فہرست ذات‘(Scheduled Castes) نام دیا گیا۔

درجِ فہرست ذات کسی ایک ذات یا برادری کے لیے استعمال ہونے والا نام نہیں بلکہ کچھ مخصوص ذاتوں کو اُن کی سماجی، معاشی اور تعلیمی پسماندگی کے سبب ایک گروہ میں اکٹھا کر کے جس درجے کے تحت (درجِ فہرست) رکھا گیا اُس طبقے کو دیا گیا گروہی نام ہے۔

پسماندہ ذاتوں کی درجہ بندی

بھارت میں درجِ فہرست ذاتیں کسی ایک علاقے میں ہی آباد ہیں ایسا نہیں ہیں۔ مخصوص گروہوں یا جماعتوں کی شکلوں میں وہ الگ الگ ریاستوں اور مرکزی اقتدار کے علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک ہی ریاست میں ایک سے زائد اقسام کی درجِ فہرست ذاتیں آباد ہیں۔ اِن سب میں کافی علاقائی اور تہذیبی تنوع ہے۔ اِن تمام کی فہرست طویل ہے۔ یہاں ہم بھارت اور گجرات میں اُن کا تناسب کتنا ہے اِس کی معلومات حاصل کریں گے۔

بھارت میں سالوں سے درجِ فہرست ذات کو سماجی ترتیب میں ادنیٰ درجہ دیا گیا تھا۔ اُن کے پیشوں میں بھی چمڑے کا کام، صفائی کام، بُنائی وغیرہ تھے، جس کے سبب معاشی معاوضہ بھی کم ہی ملتا۔ وہ اِس ملک کے شہری تھے پھر بھی کچھ معذوریاں بھگتنی پڑتی تھیں۔ چنانچہ 1955 میں بھارت سرکار نے چھوت چھات نابودی قانون بنایا۔

نیز تعلیم، نیا معاشی نظام اور ملازمت، عوامی نقل وحرکت کے ذرائع کی بڑھتی ہوئی تعداد، ذرائع ابلاغ، شہرکاری اور صنعت کاری، تہذیب کاری وغیرہ کے سبب درج فہرست ذاتوں کے تئیں ہونے والے سلوک میں تبدیلی رونما ہوئی۔

خاص بات یہ ہے کہ ارُناچل، ناگالینڈ، لکش دیپ اور انڈامان-نکوبار میں درج فہرست ذاتوں کے خاندان پائے نہیں جاتے۔

جدول-1

بھارت اور گجرات میں مجموعی آبادی کی تعداد میں درجِ فہرست ذاتوں کا تناسب(فی صد میں)

نمبر	سال	بھارت	گجرات
1	1961	14.64	6.33
2	1971	14.60	6.84
3	1981	15.65	7.15
4	1991	16.48	7.41
5	2001	16.20	7.10
6	2011	16.02	7.10

(حوالہ: سینسس رپورٹ-2011)

درج بالا جدول سے پتہ چلتا ہے کہ سال 1961 میں درجِ فہرست ذاتوں کا تناسب مجموعی آبادی کا 14.64 فیصد تھا۔ جو سال 2011 میں 16.02% پایا گیا تھا۔ جب کہ گجرات میں اُن کا تناسب 6.33 فیصد اور 7.10 فیصد علی الترتیب رہا ہے۔

بھارت میں 2001 اور 2011 میں درج فہرست ذاتوں میں مردوزن کا تناسب حسبِ ذیل ہے:

جدول-2

بھارت میں درجِ فہرست ذاتوں کا تناسب (ملین میں)

	2001	2011	فرق
مجموعی آبادی	166.6	201.4	+ 20.8 %
مرد	86.1	103.5	+ 20.3 %
زن	80.5	97.9	+21.5%

(حوالہ: سینسس رپورٹ-2011)

اِس جدول کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ پچھلے عشرے میں درجِ فہرست ذاتوں کے تناسب میں 21% اضافہ ہوا ہے؛ تاہم مردوں کی بہ نسبت عورتوں کا تناسب کم نظر آتا ہے۔

بھارت میں درجِ فہرست ذاتوں میں سب سے زیادہ تعداد رَوہت ذات کی ہے۔ وہ درج فہرست ذاتوں کا ایک چوتھائی حصّہ ہیں۔ درجِ فہرست ذاتوں کا سب سے زیادہ تناسب (31.9%) ریاستِ پنجاب میں ہے اور اُن کی سب سے کم آبادی (0.1%) میزورم ریاست میں ہے۔

ریاستِ گجرات میں درج فہرست ذاتوں میں سب سے زیادہ آبادی کی حامل چار ذاتیں ہیں۔ جن میں (1) ماہیاں وَنشی، وَنکر (بُنکر) (2) بھانبھی، روہت (3) والمیکی، مِہتر، رُکھی (4) میگھوار، میگھ واڑ وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

درج فہرست ذاتوں کی نئی شناخت

آزادی کے بعد درج فہرست ذاتوں کی سماجی واقتصادی بہبودی کے لیے آئینی ہدایات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اقدامات کیے گئے ہیں۔ اِس کے ساتھ ہی سماجی مُصلحوں کی کوششوں کے سبب بھارت کے ذات پرمبنی درجہ بندی کے ڈھانچے میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ درجِ فہرست ذاتوں نے اِس سے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ تہذیب کاری کا عمل، بُدھ مذہب کی قبولیت، ریزرویشن کا عمل، تعلیم اور معاشی تبدیلی اور خود بیداری کے سبب اپنی نئی پہچان بنائی ہے۔ اس کے لیے بعض تحریکیں بھی اٹھی ہیں؛ پھر بھی آہستہ آہستہ امتیازی سلوک اور تکالیف سے آزاد ہوکر ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ سماج کے عمومی دھارے میں شامل ہوکر اِن ذاتوں نے مثبت پہچان حاصل کی ہے۔

(2) درجِ فہرست قبائل (Scheduled Tribes)

درج فہرست ذاتوں کی مانند ہی دوسرا گروہ درج فہرست قبائل کا ہے جنہیں Scheduled Tribes کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ ’آدی باسیوں‘ یا ’درجِ فہرست قبائل‘ کے متعلق متفقہ علیہ ایسی تعریف آدی باسی یا درج فہرست قبائل کی نہیں ہے۔ اس کے لیے طرح طرح کی وضاحتیں اور خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔

دنیا میں آدی باسیوں کی سب سے زیادہ تعداد افریقہ میں ہے؛ جبکہ بھارت دوسرے نمبر پر آتا ہے۔

بھارت کے آدی باسی

عزیز طلبہ، ہم نے پہلے سبق میں درجِ فہرست قبائل کا مفہوم سمجھا ہے۔

بالعموم آئین کی دفعہ 342 (الف) میں راشٹرپتی کے ذریعے جاری کردہ فہرست میں جن کا شمار ہوتا ہے وہ درجِ فہرست قبائل ہیں۔

بھارت کے درجِ فہرست قبائل کی خصوصیات :

ڈاکٹر مجمودار اور مَدَن نے درج فہرست قبائل کی عمومی خصوصیات حسبِ ذیل بتائی ہیں :

(1) متعینہ علاقہ :

درجِ فہرست قبائل کو علاقائی گروہ کہا جاسکتا ہے۔ اُن کا متعینہ علاقہ ہوتا ہے، جہاں وہ رہتے ہیں۔ بعض قدیمی ذاتیں مکمل طور پر علاقائیت سے جڑی رہتی ہیں۔ مؤنڈا، ہَو، گارو مکمّل طور پر علاقائی ہوتے ہیں۔ جبکہ سَنتھال، بھوُج، بھیل وغیرہ مہذب سماج کے لوگوں کے ساتھ بھی رہتے ہیں۔ لیکن اکثر اُن کے متعین علاقے اور علاقوں میں ہی پوری زندگی گذارنے کی خواہش اُن میں پائی جاتی ہے۔

(2) متعینہ نام :

ہر درجِ فہرست قبیلے کا مخصوص نام ہوتا ہے۔ اُس نام کے اِردگرد ہی کچھ عوامی داستانیں بُنی ہوتی ہیں۔ متعین نام اُن کے مخصوص گروہ کی نِشان دہی کرتا ہے۔ بھارت کی بعض قدیمی ذاتوں میں ذاتوں کے نام میں تنوع پایا جاتا ہے۔ گجرات میں بھیل، گامیت، راٹھوا وغیرہ میں بھی ایسی ہی حالت پائی جاتی ہے۔ اُن میں اجتماعی نام کی خصوصی اہمیت پائی جاتی ہے۔

(3) متعینہ بولی :

اِس گروہ کی متعین بولی یا زبان ہوتی ہے۔ بعض قدیمی ذاتیں علاقائی زبانوں کو اختیار کرتی ہیں۔ مثلاً بھیل بھوُج وغیرہ۔ جبکہ کچھ قدیمی ذاتیں اُن کی اپنی روایتی زبان اور بولی سے ہی محبت رکھتی ہیں۔